REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۳۶

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائبین: شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد شبیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بارے میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔" الحمد للہ۔

مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے اور مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مورخہ ۳۰ کو وادی کشمیر کی جماعتوں کے تربیتی دورہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی میں محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز بحیثیت قائمقام ناظر اعلیٰ اور محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب بحیثیت قائمقام امیر مقامی فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ اراکین قافلہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

۱۹ ذوالحجۃ ۱۴۰۵ھ — ۵ تبوک ۱۳۶۴ ہش — ۵ ستمبر ۱۹۸۵ء

آسمانِ احمدیت کا درخشندہ ستارہ ڈوب گیا

افسوس! محترم الحاج حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ○

قادیان یکم تبوک (ستمبر)۔ آج دوپہر ڈیڑھ بجے سے رات گئے تک ریڈیو پاکستان سے نشر ہونے والی یہ اندوہناک خبر دنیا بھر میں بڑے دکھ اور رنج کے ساتھ سنی گئی کہ اسلام کے مایہ ناز فرزند جلیل، اعلیٰ ترین دماغی صلاحیتوں کے حامل، ممتاز قانون دان اور عالمی شہرت کے مالک بزرگ سیاسی راہنما محترم الحاج حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ طویل علالت کے بعد صبح آٹھ بجے کے قریب لاہور میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً ۹۲ سال تھی۔ پاکستان ریڈیو اور ٹیلیویژن نیوز بلیٹن کے مطابق [illegible] کو بوقت سہ پہر ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ ادا کئے جانے کے بعد تدفین عمل میں آئے گی۔ اس عظیم قومی سانحہ پر پاکستان کے صدر مملکت، وزیر اعظم اور گورنر پنجاب نے محترم حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے نام تعزیتی پیغامات ارسال کئے ہیں)۔

مقامی طور پر جیسے ہی یہ اندوہناک خبر قادیان میں پہنچی سارے ماحول پر حزن و ملال کے گہرے بادل چھا گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام امیر مقامی کی طرف سے یہ اعلان کئے جانے پر کہ ٹھیک ۲ بجے مسجد مبارک میں محترم حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی جائے گی ہر شخص اپنے اضطراب اور بے چینی کو سینہ میں دبائے مسجد مبارک کی طرف دوڑ پڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری مسجد سوگوار نمازیوں سے بھر گئی۔ احمدی مستورات بھی خاصی تعداد میں مسجد مبارک سے ملحق بیت الفکر اور دالان حضرت اُمّ المؤمنینؓ میں جمع ہو گئیں۔ اس موقعہ پر محترم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے حاضرین کو اس اندوہناک قومی اور جماعتی سانحہ کی کسی قدر تفصیل سے آگاہ کیا۔ اور محترم حضرت چوہدری صاحبؓ کی ہمہ گیر شخصیت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اس اندوہناک جماعتی اور قومی سانحہ پر محترم قائمقام ناظر صاحب اعلیٰ کی طرف سے فوری طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، محترم چوہدری حمید اللہ خان صاحب، محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب اور محترم ناظر صاحب خدمت درویشاں ربوہ کی خدمت میں تعزیتی برقی پیغامات بھجوائے جانے کے علاوہ مورخہ ۲/۹/۸۵ کو صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ادارہ جات بند رکھے جانے کا بھی اعلان کیا گیا۔

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ بزرگ صحابی والدین (حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ اور محترمہ حضرت حسین بی بی صاحبہؓ) کی اولاد ہونے کے ساتھ ساتھ خود بھی اصحاب احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خوش نصیب زمرہ میں شامل تھے۔ آپ ۱۸۹۳ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے گریجویشن کرنے کے بعد آپ نے انگلستان سے آنرز کے ساتھ ایل ایل بی اور بیرسٹری کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے نہایت پُر از طویل عملی جد و جہد میں علی الترتیب متحدہ پنجاب کونسل کے ممبر، وائسرائے کونسل کے مشیر، حکومت ہند کے مرکزی وزیر، فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج، وزیر خارجہ پاکستان، بین الاقوامی عدالت انصاف کے جج اور صدر نیز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر ہونے کی حیثیت سے عالم اسلام اور دنیائے انسانیت کی جلیل القدر خدمات بجا لانے کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بھی نمایاں خدمات سر انجام دیں۔ آپ نے متعدد جماعتی خدمات رضاکارانہ طور پر نہایت بے نفسی اور [illegible] سے [illegible] اور اپنے پیچھے جماعت کے لئے ڈیڑھ درجن سے کچھ زائد بلند پایہ تصانیف کی شکل میں ایک بیش بہا علمی خزانہ چھوڑا جو رہتی دنیا تک آپ کی طرف سے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

محترم حضرت چوہدری صاحبؓ کا شخصی بلند پایہ روحانی وجود اور آپ کی جلیل القدر خدمات سلسلہ کے باعث جماعت میں غیر معمولی اہمیت رکھتا تھا۔ (باقی صفحہ ۲ کالم ۲ اوپر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مکرم صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام

پیدل سفر (MARATHON WALK) میں اراکین مجلس انصار اللہ کی شرکت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے بھی پیدل سفر کے مقابلے کا اہتمام کیا

[illegible] مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ [illegible]

[illegible] حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible] کے ارشاد پر مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان نے [illegible] ۱۹۸۵ء بروز [illegible] پہلے پیدل سفر (MARATHON WALK) کا اہتمام کیا۔ [illegible] ۱۰۴ خدام اور ۱۲ اطفال کے علاوہ [illegible] نے بھی حصہ لیا۔ اس سفر کے لئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے شمال، جنوب اور مشرق و [illegible] اطراف ۲۶ میل کے فاصلہ پر آغاز سفر کے مقامات مقرر کر دیئے گئے تھے۔ آخری منزل اسلام آباد (ٹلفورڈ) تھی۔ شمال میں READING، جنوب میں PETERS FIELD، مغرب میں BASINGSTOKE اور مشرق میں DORKING کے قریب مقام آغاز مقرر ہوئے۔ حضور انور نے از راہ شفقت خود بھی جنوبی طرف مقررہ راستہ پر تشریف لا کر مقابلہ میں حصہ لینے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

مقابلہ میں انصار میں سے سب سے بڑی عمر کے انصار جنہوں نے یہ سفر مکمل کیا مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مربی سلسلہ تھے۔ آپ کی عمر ۶۵ برس ہے۔ اور آپ نے یہ سفر ۸ گھنٹے ۲۸ منٹ میں طے کیا۔

حصہ لینے والوں میں سے ایک معمر دوست مکرم چوہدری غلام رسول صاحب تھے جن کی عمر ۷۱ سال ہے۔ آپ نے چھ میل کا سفر مکمل کیا۔ ان کے علاوہ مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر اور مکرم محمد اسلم صاحب جاوید نے خدام کے ساتھ مل کر ۲۶ میل کی مسافت طے کی۔

نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد ۵ بجے تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ حضور انور نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اور جملہ حاضرین سے روح پرور خطاب فرمایا جس میں حضور نے فرمایا کہ "آج کی دوڑ کا مقابلہ ہی ایک اور مقابلہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفاتحہ میں کیا ہے۔ یہ عبادت کا مقابلہ ہے۔ یہ وہ مقابلہ ہے جس میں ہر عمر کا شخص حصہ لے سکتا ہے۔ اور [illegible] عظیم الشان انعامات پا سکتا ہے۔"

[illegible] طور پر قابل ذکر ہے کہ [illegible] حصہ لینے والے [illegible] نے ایک خصوصی علم [illegible] "[illegible] اسلام آباد" کا نام دیا گیا۔ یہ علم ہر سال اوّل آنے والی ٹیم کو دیا جائے گا۔

اسی طرح حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لجنہ اماء اللہ برطانیہ نے بھی ۱۳ جولائی ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ بعد دوپہر اسلام آباد کے قریب میرا کتھن واک پیدل سفر کے مقابلہ کا اہتمام کیا۔ جس کی نگرانی حضور نے بطور خاص مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سپرد کی۔ اس مقابلہ میں برطانیہ بھر سے ۲۱۱ لجنات و ناصرات نے حصہ لیا۔ سفر کا فاصلہ تیرہ میل مقرر کیا گیا جو ناہمواری اور دیگر مشکلات کی وجہ سے کافی کٹھن تھا۔ تاہم احمدی مستورات اور بچیوں نے نہایت ہمت اور استقلال کے ساتھ اس میں حصہ لیا۔ مقابلہ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ اور مقابلہ میں شرکت کرنے والی جملہ مستورات اور بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ہر گروپ میں اوّل۔ دوم۔ اور سوم آنے والی لجنہ و ناصرات کو انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

الحمد للہ یہ تقریب بہت ہی حوصلہ افزا اور کامیاب رہی۔ اور اطمینان کا باعث ہے کہ دوران سفر کوئی غیر معمولی واقعہ پیش نہیں آیا۔ مستورات کی حفاظت اور نگرانی کے لئے جا بجا انصار اللہ کو مقرر کر دیا گیا تھا۔ اس تمام سفر کے دوران ڈیوٹی پر متعین احباب لجنہ اور ناصرات کے لئے پینے کا پانی مشروبات اور پھل فراہم کرتے رہے۔

اسلام آباد میں ہنگامی طور پر دفتر معلومات اور طبی امداد کا مرکز قائم کر دیا گیا تھا۔ جس کا رابطہ ہمہ وقت مقام میرا کتھن واک سے قائم رہا۔

مقام شکر ہے کہ انصار کو اس خدمت کا موقع ملا۔ اور حضور کی خوشنودی اور دعاؤں کے مستحق ٹھہرے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

(بقیہ صفحہ اوّل)

آپ کی اندوہناک وفات سے دنیائے احمدیت اور عالم انسانیت میں جو عظیم خلا رونما ہوا ہے اس کا پُر ہونا ممکن نہیں۔

ادارہ بدر اس عظیم جماعتی اور قومی سانحہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، محترمہ صاحبزادی امۃ الحئی صاحبہ، محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب، محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب اور جملہ پسماندگان و افراد جماعت کی خدمت میں گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ محترم حضرت چوہدری صاحب کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم و مغفور کی علالت پر

شاہ مراکش جلالۃ الملک حسن ثانی کا پیغام تعزیت

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مرحوم کی علالت پر ان کے بھتیجے [illegible] چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے نام [illegible] کے صدر اور عرب سربراہوں کی تنظیم کے موجودہ چیئرمین والیٔ مراکش جلالۃ الملک حسن ثانی نے جو تاری برقیہ ارسال فرمایا اس کا انگریزی متن [illegible] ہفت روزہ لاہور ۲۴ اگست ۱۹۸۵ء کے شکریہ کے ساتھ درج ذیل کیا جاتا ہے ——— (ایڈیٹر)

KLF 122 RKH 788
XFS 1116 RABAT TT 10 133/130

ETAT
TO MR HAMID NASRULLAH KHAN
93 KHURSHID ALAM ROAD LAHORE CANTT.
PHONE 371157 PAK

I HAVE THE HONOUR TO INFORM YOU THAT YOUR CABLE CONCERNING YOUR UNCLE AND FATHER IN LAW SIR MOHAMMED ZAFARULLAH KHAN HAS BEEN BROUGHT TO THE HIGH ATTENTION OF HIS MAJESTY KING HASSAN II OF MOROCCO. HE IS WITH GREAT MUJAHID, FAITHFUL MUSLIM, BRILLANT DIPLOMAT, ELOQUENT ORATOR AND GREATLY LOVED AND ADMIRED INTERNATIONAL PERSONALITY.
THE ARAB COUNTRIES ESPECIALLY MOROCCO AND TUNISIA WILL ALWAYS REMEMBER WITH LOVE PRIDE AND DEEP GRATITUDE SIR MOHAMMED MEMORABLE STANDS AT THE UNITED NATIONS IN DEFENSE OF THEIR INDEPENDENCE FROM FRANCE.
WE PRAY TO THE ALLMIGHTY GOD FOR HIS FULL AND SPEEDY RECOVERY

FAITHFULLY YOURS
AHMED BEN SOUDA
COUNSELLOR OF HIS MAJESTY.

رباط ——— "میرے لئے آپ کو اس امر سے مطلع کرنا باعث عزت ہے کہ آپ کے تایا اور خسر سر محمد ظفر اللہ خان کی علالت کی خبر بڑے التفات سے سننے کے بعد جلالۃ الملک حسن ثانی والیٔ مراکش نے فرمایا کہ موصوف (سر محمد ظفر اللہ خان) بہت بڑے مجاہد۔ صحیح اور سچے مسلمان۔ ذہین و طباع ڈپلومیٹ۔ فصیح البیان مقرر اور بہت زیادہ تعریف و توصیف اور محبت کی جانے والی بین الاقوامی شخصیت ہیں۔ عرب ممالک خصوصاً مراکش اور تیونس سر محمد ظفر اللہ خان کے اس دلیرانہ موقف کو جو موصوف نے ان دونوں ملکوں کو فرانس سے آزادی دلانے کے لئے اقوام متحدہ میں اختیار فرمایا، ہمیشہ محبت و افتخار اور گہرے جذبات تشکر کے ساتھ یاد رکھیں گے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ انہیں صحت عاجلہ و کاملہ سے نوازے

آپ کا مخلص
احمد بن سعودہ
(وزیر دربار)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۹ ؍ وفا (جولائی) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

یٰۤاَیُّہَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ مِنۡ رَّبِّکَ ؕ وَ اِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسَالَتَہٗ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ۔ (المائدہ آیت: ۶۸)

اور پھر فرمایا:—

یہ جو آیت میں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تو ضرور تبلیغ کر، لازماً لوگوں تک پیغام پہنچا وہ پیغام جو تیری طرف نازل کیا جا رہا ہے یعنی مِنۡ رَّبِّکَ تیرے رب کی طرف سے۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تو نے اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے کا حق ادا نہیں کیا۔ وَ اللّٰہُ یَعۡصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ اور اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے شر اور گزند سے محفوظ رکھے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ منکروں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اس آیت کریمہ میں کئی پہلو ہیں

جو خاص طور پر آج کل جماعت احمدیہ کے پیش نظر رہنے چاہئیں۔ پہلی بات تو یہ کہ گو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم تنہا مخاطب معلوم ہوتے ہیں اور بڑی سختی معلوم ہوتی ہے اس کلام میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مخاطب، اور بتایا جا رہا ہے کہ اگر تو نے تبلیغ نہ کی تو تو نے اپنی رسالت یا میری پیغام رسانی کا حق ہی ادا نہیں کیا۔

یہ عجیب بات ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جو پیغام رسانوں میں سب سے زیادہ امانت دار تھے جن کے متعلق خود قرآن گواہی دیتا ہے کہ وہ امانت جس کو زمین اور آسمان اور پہاڑوں نے اٹھانے سے انکار کر دیا یہ میرا بندہ، مرد کامل آگے بڑھا اور اس امانت کو اٹھا لیا۔ آپؐ کے متعلق کوئی بعید از امکان نہیں کہ آپ پیغام رسانی سے باز رہیں۔ شدید دکھوں شدید مصائب کے مقابل پر آپ نے اس وقت جب کہ تنہا تھے۔ اس وقت بھی بڑی جرأت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس امانت کا حق ادا فرمایا ہے۔ تو آپ کو مخاطب کر کے کیوں ایسا کہا گیا۔ ... میں نے پہلے بھی یہ واقعہ بیان کیا تھا کہ یہاں دراصل امت محمدیہ کو متنبہ کرنا مقصود ہے مخاطب حضور اکرم ہیں اور تنبیہ امت کو کی جا رہی ہے۔ یہ طرز کلام عام دنیا میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔ اور خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اختیار

فرمائی۔ جب یہ کہا کہ میری بیٹی اگر چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ کوئی دور کا بھی احتمال نہیں تھا۔ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کا چوری کرنے کا جو خاتون جنت ہیں جو تمام خواتین میں افضل، ان کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ یہ چوری کرتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ تو یہ احتمالات ایسے نہیں ہیں جو ہو سکتے ہیں۔ یہ

ایک محاورۂ کلام

ہے۔ مراد یہ ہوتی ہے کہ جو میرے سب سے زیادہ قریب ہے جس سے بڑھ کر کوئی وجود نظر نہیں آ سکتا تمہیں، وہ بھی اگر رعایت کا مستحق نہیں تو تم ادنیٰ ہو تم کیسے رعایت کے مستحق ہو گے؟ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کو مخاطب فرما کر تبلیغ کی فرضیت کو امت محمدیہ پر ظاہر کرنے کا اس سے زیادہ اور کوئی قوی اور سخت ذریعہ ممکن نہیں تھا تنبیہ ساری امت کو کی جا رہی ہے، حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے غلاموں کو کی جا رہی ہے۔ ایک طرف یہ آواز اٹھ رہی ہے اور دوسری طرف قرآن ہمیں فرعون کی آواز بھی سنا رہا ہے۔ جو یہ کہتی ہوئی سنائی دیتی ہے وہ آواز:—

اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ یُّبَدِّلَ دِیۡنَکُمۡ اَوۡ اَنۡ یُّظۡہِرَ فِی الۡاَرۡضِ الۡفَسَادَ

کہ یہ تبلیغ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے ان لوگوں نے مجھے تو ڈر ہے کہ جس انہماک کے ساتھ جس شدت کے ساتھ، جس قوت کے ساتھ یہ لوگ تبلیغ کا کام کر رہے ہیں یا تو تمہارا مذہب تبدیل کر دیں گے ایسے آثار نظر آ رہے تھے حضرت موسیٰؑ کی تبلیغ میں فرعون کو کہ اس کو پتہ لگ گیا تھا کہ اس شدت کے ساتھ، اس حکمت کے ساتھ، اس گہری تاثیر کے ساتھ جب قوم کو پیغام پہنچایا جائے گا تو وہ لازماً قبول کر لیں گے۔ تو اس نے کہا یا تو یہ تمہارا مذہب تبدیل کر دیں گے۔ اور یا پھر سارے ملک میں فساد پھیل جائیگا۔ مطلب یہ تھا کہ مذہب تو ہم تبدیل نہیں ہونے دیں گے یہ دوسری بات ہی ہو گی۔ تبلیغ کے نتیجے میں فساد برپا ہو گا۔

یہ تو فرعون کی بات ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ تبلیغ کا فساد کے ساتھ کوئی تعلق ہے ضرور۔ کیونکہ جب زمین و آسمان ابھی پیدا بھی نہیں کئے گئے، جب کہ آدم کی تخلیق کا سوال زیر غور تھا۔ اس وقت قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے۔

وَ اِذۡ قَالَ رَبُّکَ لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَۃً ؕ قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡہَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡہَا وَ یَسۡفِکُ الدِّمَآءَ ۚ وَ نَحۡنُ نُسَبِّحُ بِحَمۡدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ ؕ قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۔

یہ اس وقت سے سوال اٹھا ہوا ہے جب یہ انسان پیدا نہیں ہوا تھا۔ جب خدا نے دنیا میں خلیفہ یعنی نبی بنانے کا فیصلہ کیا۔ اور

سلسلۂ انبیاء جاری کرنے کا فیصلہ

فرمایا تو ملائکہ تو متکبر نہیں تھے۔ ملائکہ میں تو کوئی فرعونیت نہیں تھی۔ لیکن اپنی لاعلمی میں کہ اس صورت میں وہ بھی اس اشتباہ میں مبتلا ہو گئے انہوں نے سمجھا کہ اگر وہ جا کر نئے ORDER کا ORDER پیدا کرے گا، انقلابی باتیں کرے گا، دلائل کے ساتھ پرانے رسم و رواج کو توڑ کر ایک نیا زمین آسمان پیدا کرے گا۔ تو ایسی صورت میں لوگ لازماً مخالفت کریں گے اور فساد پھیل جائیگا۔ لیکن اپنی غلطی سے لاعلمی میں انہوں نے بھی فساد کی ذمہ داری گویا آدم پر ڈال دی اور خلیفۃ اللہ پر ڈال دی۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے صرف اتنا فرمایا۔ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ۔ میں زیادہ جانتا ہوں تمہیں کیا پتہ۔ اب بظاہر اس بات میں بڑی تہدید ہے مگر دلیل کوئی نہیں۔ ہم سے آپ کوئی گفتگو کر رہے ہوں دلیل کے ساتھ آپ کہیں مجھے زیادہ پتہ ہے امر واقعہ یہ ہے کہ اس میں کچھ ناراضگی کا اظہار ہے۔ اس طرز کلام میں اور یہ بتانا مقصود ہے کہ تم ذمہ داری غلط ڈال رہے ہو اگر غور کرو تو خود نتیجہ نکال سکو گے

قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: گلوب ربڑ اینڈ پلاسٹک پیکچرس ۲/۱ راجہ راج اسرافی کلکتہ ۷۰۰۰۰۷

27044

تار: GLOBE XPORT

...باتیں ہیں کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ تمہیں علم ہو سکتا ہے جس حد تک ... ذمہ داری رسانی ... ساتھ ہم کہیں اپنے مقام کو دیکھو ... تو تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ فساد تو ... ذمہ داری بہت ... نہیں ہوگی فساد کی ذمہ داری دوسروں پر ہوگی۔

اب ذمہ داری کے لحاظ سے کئی قسم کے احتمالات سامنے آتے ہیں۔ تبلیغ اگر غلط طریقے سے کی جائے تو اس کے نتیجے میں فساد ہو سکتا ہے۔ دل آزاری کی باتیں کی جائیں اور ناواجب ... دباؤ اختیار کئے جائیں کہ جس کے نتیجے میں لوگ مجبور ہو جائیں مذہب تبدیل کرنے پر۔ مثلاً پیسے دیکر یا عہدوں کا لالچ دیکر جس طرح بعض قومیں اسی طرح کرتی ہیں، نوکریوں کے لالچ دیکر اور دنیاوی اثرات استعمال کر کے اگر تبلیغ کی جائے تو لازماً اس کے نتیجے میں فساد ... ذمہ داری ... جاری تبلیغ کرنے والوں پر ہوگی۔ اس لئے

یہ معاملہ اُلجھ جاتا ہے۔

... ہو کہ تبلیغ فی ذاتہٖ ایک ایسی چیز ہے جس کے نتیجے میں لازماً اشتعال پیدا ہوگا خواہ سو فیصدی ... ہو؟ یہ سوال اُٹھتا ہے۔ جو چاہے طریق اختیار کر لو۔ احتیاط کا جس طرح چاہو حکمت ... جتنا چاہو قربانیاں پیش کرو، جس قدر بھی تم میں توفیق ہے تم صبر سے کام لو اور ایثار سے ... تبلیغ فی ذاتہٖ اپنے اندر ایک ایسی بات رکھتی ہے کہ لازماً اس کے نتیجے میں فساد پیدا ہوگا ... ہوگی۔ یہ کیسے معلوم ہوا اس کا سب سے قطعی ثبوت اسی آیت میں ہے جو ... آپ کے سامنے ابھی تلاوت کی ہے فرماتا ہے واللّٰہ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بڑھ کر حکمت کے ساتھ تو تبلیغ کرنے والا کوئی پیدا ... ہو سکتا تھا۔ جتنے انبیاء آئے انہوں نے بھی حکمت سے کی۔ جتنے گزشتہ انبیاء تھے ... انہوں نے بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا، نرمی اور ملائمت سے بات کی اور جہاں تک ... سے ہو سکا وہ دل آزاری کے مقامات سے بچے۔ لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ... بڑھ کر تبلیغ کو حکمت اور عاجزی اور انکساری اور ایثار کے ساتھ اور صبر کے ساتھ اور ... پیار کے ساتھ اور رحمت اور شفقت کے ساتھ کرنے کا گُر تو اور کسی کو نہیں آتا تھا۔ پس ... یہ جو فرمایا یا مخاطب کر کے کہ اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا۔ اس میں یہ تنبیہ تھی کہ باوجود اس کے کہ ... تجھ پر کوئی حرف نہیں رکھ سکتا، تجھ پر کوئی انگلی نہیں اُٹھ سکتی، کہ تو نے اس رنگ میں تبلیغ کر دی ... دنیا میں فساد پھیل گیا۔ لیکن اس کے باوجود پھیلے گا، اس کے باوجود لوگ تمہاری مخالفت ... کریں گے، اس کے باوجود تمہیں دُکھ دئے جائیں گے۔

... چنانچہ

آغاز رسالت سے ہی

... کے آثار ظاہر ہو گئے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی ... حضرت خدیجہؓ نے آپ کی تسلی کی خاطر اپنے عم زاد کو بلایا اور انہوں نے سمجھایا آنحضرت ... وعلیٰ آلہٖ وسلم کو آ کے کہ یہ جو بات ہے اس میں کوئی وہم کی بات نہیں ہے یہ ... مضمون ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ رسول بنا رہا ہے اور یہ کہتے کہ ... جب اُس نے یہ ... افسوس اس وقت پر میں وہاں نہیں ہوں گا کاش میں ہوتا تو میں تیری مدد کرتا۔ جب ... وطن سے نکال دے گی۔ حیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے چہرے پر ... تعجب سے بڑی معصومیت سے پوچھا مجھے نکال دے گی؟ یعنی میں ... اور نکالا ... سے قبل حضرت ... کوئی آواز نہ سکے۔ ان کی ... آپ ہو ... ہیں۔ یتیموں اور بیواؤں کی خبر گیری کرنے والے وہ نادر ... دنیا سے معدوم ہو چکے ہیں اُن کو آپ نے دوبارہ دنیا میں قائم کر دیا ہے۔ ایسے حسین ... اخلاق کا مالک انسان، اس کو یہ کہا جائے کہ قوم تجھے نکال دے گی تو تعجب تو اس کو ہوگا ... پس آغاز رسالت سے یہی مقدر تھا اور اس آیت میں حضور اکرمؐ کو مخاطب

کرنے کے نتیجے میں یہ مسئلہ بھی سمجھ آیا ورنہ اگر ساری اُمت کو مخاطب کیا جاتا تو ہم کہہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ تبلیغ کے نتیجے میں فساد لازماً پیدا ہوتا ہے۔ یہ کہا جا سکتا تھا کہ لوگ غلطیاں کریں گے غلط طریق پر تبلیغیں کریں گے دل آزاریاں کریں گے اس لئے فساد پھیلے گا تو واحد کے صیغہ میں مخاطب کرنے میں

ایک اور بڑا عظیم الشان مضمون

ہاتھ آ گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تبلیغ کے باوجود، باوجود اس کے کہ آپ سے زیادہ پیار اور محبت اور شفقت اور رحمت اور حکمت کے ساتھ اور کوئی تبلیغ نہیں کر سکتا پھر بھی دنیا آپ کی مخالف ہو جائے گی اور آپ کے ایذا رسانی کی کوشش کرے گی۔ ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلا کہ ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تو ہر قسم کی غلطی سے پاک تھے اس لئے لازماً فریق ثانی پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ فساد تو ہوگا لیکن فساد کے ذمہ دار وہ ہیں جو دُکھ پہنچانے کے لئے مظالم کی راہ سے اور تعدی کی راہ سے اور جبر کی راہ سے خدا کے پیغام کو روکنے کی کوشش کرنے والے ہونگے۔

اس لئے جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے ہر احمدی کو یہ دو نکات خوب ذہن نشین کر لینے چاہئیں۔ اوّل یہ کہ یہ تبلیغ کوئی طوعی چندہ نہیں ہے، کوئی نفل نہیں ہے کہ نہ بھی ادا کریں گے تو آپ کی روحانی شخصیت مکمل ہو جائے گی۔ فریضہ ہے اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تو نے رسالت ہی کو ضائع کر دیا ہے اگر تبلیغ نہ کی تو۔ تو آپ کی اُمت بھی جوابدِہ ہے ہم میں سے ہر ایک جواب دہ ہے۔ پیغام رسانی لازماً ایک ایسا فریضہ ہے جس سے کسی وقت انسان غافل ہو نہیں سکتا۔ اجازت نہیں ہے کہ غافل رہے اور دوسری بات یہ کہ آپ جو چاہیں کریں، جتنی چاہیں حکمت سے کام لیں۔ اور حکمت سے کام لینا پڑے گا۔ نرمی کریں اور دُکھ اور دُکھ دہی سے بچیں اور پیار اور محبت کو شیوہ بنائیں اور ایثار سے کام لیں۔ لیکن یہ نہ سوچ بیٹھیں کہ اس کی وجہ سے آپ کی مخالفت نہیں ہوگی یہ تو خدا تعالیٰ نے پہلے ہی سے متنبہ فرما دیا ہے۔ ابھی آپ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے، ابھی انسان پیدا نہیں ہوا تھا، ابھی کائنات وجود میں نہیں آئی تھی، اس وقت ایک مکالمے کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے

ہمیشہ کیلئے بنی نوع انسان کو متنبہ فرما دیا

کہ جب بھی خدا کی طرف سے رسول آئیں گے تو فساد ضرور برپا ہوں گے۔ لیکن فساد کی ذمہ داری کلیتًہ فریق مخالف پر ہوگی۔ ہمارے رسولوں پر نہیں ہوگی۔

چنانچہ جب اس صورت حال پر نظر ڈالتے ہیں تو اور بھی بہت سی باتیں ہمارے ہاتھ آتی ہیں فائدے کی، اور بھی بہت سے حکمت کے راز ہیں معلوم ہوتے ہیں اور ایک بڑا دلچسپ مضمون ہے جس میں آپ غوطے لگائیں تو کئی قسم کے نہایت ہی قیمتی موتی آپ کے ہاتھ میں آئیں گے۔ جب ذمہ داری فساد کی نہیں ہے تو مبلغ کو یہ بتا دیا کہ اس طرح تبلیغ کرنی ہے کہ دشمن تم پر نظر رکھے گا دشمن تلاش کرے گا کہ تم سے ادنیٰ سی بھی ایسی غلطی ہو کہ جس کے نتیجے میں تم پر ذمہ داری پھینک سکے اور بار بار متنبہ کر دیا کہ دشمن تلاش میں ہے۔ بہانہ جوئی کر رہا ہے اس لئے ہوشیار۔

چنانچہ جب فرعون کا ذکر فرمایا یا دیگر مخالفین انبیا کا ذکر فرمایا کہ وہ یہ یہ عذر تراشتے ہیں تمہاری مخالفت کے تو دراصل آپ کو متنبہ کیا جا رہا ہے پہلے سے ... انگریزی میں کہتے ہیں FOR WHO WARNED IS FOR ARMED جس کو پہلے متنبہ کر دیا جائے گویا کہ اس کے ہاتھ میں دفاعی ہتھیار پکڑا دیا گیا تو آپ کے ... تعالیٰ نے کئی دفاعی ہتھیار پکڑا دئے ہیں۔ وہ سارے عُذر جو غیر تلاش کرتے ہیں معصوموں کو دُکھ دینے کے وہ بتا دئے اور فرمایا یہاں بھی احتیاط کرنا اور یہاں بھی احتیاط ...

میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
محتاجِ دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز۔ جے این انٹرپرائزز
NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C ROAD BANGLORE - 560002 PH. 223666

یہاں بھی احتیاط کرنا۔ اور یہاں بھی احتیاط کرنا۔ یاد رکھنا کہ تم سیّد المعصومین کے غلام ہو اس لئے تمہارے اندر بھی لوگ عصمت کا رنگ دیکھیں۔ اور کسی قسم کی بے وقوفی سرزد نہ ہو، کسی قسم کی حماقت نہ سرزد ہو، کوئی غلطی نہ کر بیٹھنا کہ واقعتاً دشمن کے ہاتھ میں کوئی بہانہ آجائے کہ اسی وجہ سے ہم ان کو مارتے ہیں اس وجہ سے مخالفت کرتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ تو دیکھئے تھوڑے سے کلام میں یہ فصاحت و بلاغت کا

قرآن کریم کا کمال

ہے کہ کتنی باتیں ہمیں بتا دیں۔ اور یہ بتا دیا کہ دشمن تاک میں رہے گا وہ پہلے سے ہی ارادہ کئے بیٹھا ہے کہ فساد وہ کرے گا اور ذمہ داری تم پر ڈالے گا جس طرح بتیس ۳۲ دانتوں میں زبان ہوتی ہے وہ تمہارا حال ہوگا۔ فرق صرف یہ ہوگا کہ زبان تمہاری اور دانت دشمن کے جو ہر لمحہ اس انتظار میں رہیں گے کہ ذرا غلطی ہو زبان سے حرکت الٹی ہو جائے۔ بے احتیاطی اختیار کرے زبان تو جہاں تک ممکن ہے وہ دانت اس کو کاٹ کے پھینک دیں۔ یہ صورت حال ہے جس میں ہمیں تبلیغ کرنی ہے اور اس کے باوجود یہ یقین بھی رکھنا ہے کہ تبلیغ کے نتیجے میں دکھ دیئے جائیں گے۔ یہ ہے توازن جسکو اپنے ذہنوں میں آپ قائم کریں گے تو صحیح مبلغ بنیں گے ورنہ غلطیاں کریں گے، ٹھوکریں کھائیں گے۔

اب جو تبلیغ کا چرچا عام ہے احمدیوں کی طرف سے اللہ کے فضل سے بڑی تیزی سے پھل بھی لگ رہے ہیں نئی نئی قومیں داخل ہو رہی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسی جگہ بھی تبلیغ کے انتظام فرما رہا ہے جہاں ہماری پہنچ بھی نہیں تھی جہاں ہماری تبلیغ کی کوشش کا ایک ذرہ بھی دخل نہیں تھا اور یہ خدا تعالیٰ کی اس لئے نشان ظاہر فرما رہا ہے کہ وہ ہمیں مطلع کرے کہ میں محبت اور رحمت کی نظر سے تمہاری کوششوں کو دیکھ رہا ہوں اور یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ تبلیغ تو بطور فریضہ کے تم کر رہے ہو۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری قربانی کا حصہ اس میں شامل ہو۔ لیکن میں نتیجہ نکالنے میں تمہاری تبلیغ کا محتاج نہیں۔ تمہاری تبلیغ کا منتظر ضرور ہوں کیونکہ یہ قانون قدرت ہے کہ جب تک قومیں اپنا حصہ نہ ڈالیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کا حصہ نہیں ڈالا کرتا۔

ایسے ایسے جزائر ایسے ایسے نئے ملکوں سے اطلاعیں آرہی ہیں بعضوں کی کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے SOUTH AFRICA کے دو ممالک سے کل ہی مثلاً ایک بیعت پہنچی ہے جو ایسا باشندہ ہے جو دو ممالک کے درمیان ایسا تعلق ہے کہ اس طرف بھی قدم رکھ سکتا ہے اور اس طرف بھی قدم رکھ سکتا ہے دونوں جگہ رشتہ داریاں یا قبیلے ہیں۔ اور وہ بڑی سوچ اور سمجھ کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پہلے عیسائیت سے مسلمان ہوا اور پھر اس نے احمدی ہونے کا فیصلہ کیا اور مسلمان بھی احمدیہ لٹریچر کے ذریعہ ہوا۔ چنانچہ اس کا

ایک بہت ہی عجیب خط

کل مجھے ملا۔ اس نے لکھا ہے کہ میں جو احمدی ہو رہا ہوں اتنے سال کی مسلسل جدوجہد اور تلاش کے بعد میں ہوا ہوں۔ اور یہ لٹریچر میرے زیر مطالعہ ہے اور یہ یہ دلائل میں زیر نظر لایا ہوں، ان پر غور کیا ہے۔ اور بڑی سوچ اور سمجھ کے بعد بڑے تحمل کے ساتھ یہ فیصلہ کر رہا ہوں۔ لیکن ساتھ یہ بھی فیصلہ کر رہا ہوں کہ اب میں احمدیت کے لئے وقف ہو گیا ہوں اور ان دونوں ممالک میں میں تبلیغ کروں گا انشاء اللہ۔ اس معاملے میں آپ میری راہنمائی کریں۔ اور کسی احمدی سے اس کا رابطہ قائم نہیں ہوا۔ لٹریچر کسی ذریعہ سے پہنچ گیا جس طرح ہم ڈاک میں تقسیم کرتے رہتے ہیں بعض دفعہ اور خدا کے فضل سے وہ دل بدلا اور ان دو ملکوں میں احمدیت کے قیام کا خدا تعالیٰ نے ایک ذریعہ مہیا کر دیا۔

اسی طرح بعض جزائر میں مختلف اطلاعات ایسی آرہی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ جب آپ تھوڑی سی کوشش کرتے ہیں تو آسمان اس سے زیادہ کوشش شروع کر دیتا ہے۔ اور آپ کی کوشش کو خدا رائیگاں نہیں جانے دے گا اس لئے اس طرف مزید توجہ کریں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت سے احمدی ایسے ہیں تقریباً روز کی ڈاک میں ایسے خطوط ملتے ہیں جنہوں نے پہلے کبھی تبلیغ نہیں کی تھی اب کی ہے تو وہ حیران رہ گئے ہیں کہ ہم کیوں غافل بیٹھے ہوئے تھے اور بعض جن کو پھل ملے ہیں ان کی تو کایا ہی پلٹ گئی ہے۔ ایسا ان کو مزہ پڑ گیا ہے کہ گویا ان کو بعد میں جو جنت ملنی تھی وہ اس دنیا میں مل گئی اور جن کو نہیں پھل لگا ہے وہ بے چین

اور بے قرار ہیں کہ ہمیں بھی خدا وہ وقت نصیب فرمائے کہ ہماری تبلیغ سے احمدی ہوں۔

جہاں تک یہ سب کچھ ہو رہا ہے وہاں

بعض واقعات ایسے بھی ملتے ہیں

کہ ایک پر امن جگہ ہے جہاں کوئی مخالفت نہیں امریکہ میں مثلاً، بعض علاقوں میں اور وہاں مبلغ نے کثرت کے ساتھ لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا اور پتے ڈھونڈے اور ان پتہ جات پر لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوایا اور اس سے پہلے اس کو متنبہ کر دیا گیا کہ دیکھو ایسی حرکت نہ کرو یہاں امن برباد ہو جائے گا۔ شدید مخالفت ہوگی اور پھر جب مخالفت ہوئی جیسا کہ ہونی تھی تو پھر معلم کو مبلغ کو ملعون کیا گیا کہ دیکھا ہم کہتے نہیں تھے کہ مخالفت ہوگی۔ کہتے تو تھے لیکن اسی طرح کہتے تھے جس طرح فرشتے نبوت کے بعد خدا کو کہتے تھے کہ کیوں خدا ہم کہتے نہیں تھے کہ فساد ہوگا۔ تم کیا کہتے ہو یہ کیا کہتے تھے؟ تمہاری پیشگوئی کیا حقیقت رکھتی ہے جو چند دن کی پیشگوئی ہے؟ قرآن کریم تو وہ پیشگوئی بیان فرما رہا ہے جو تخلیق کائنات سے پہلے کی ایک پیشگوئی ہے۔ اس وقت بھی تو فرشتوں نے یہی کہا تھا کہ اے خدا! اگر رسول بھیجے گا یعنی نبیا مبر تبلیغ کرنے والا تو فساد برپا ہوگا۔ پس کیا ان کا حق نہیں تھا کہ وہ خدا کو کہتے کیوں ہم نہیں کہتے تھے تو یہ ہم نہ کہتے تھے کہ جو کھیل ہے یہ مذہب کے معاملات میں نہیں چل سکتی۔ یہ تو وہاں صحیح ہے جہاں نادانی کی باتیں ہوں۔ جہاں غفلت کی حالت میں غلط اندازے لگا کر کوئی فعل کیا جائے اور ایک متنبہ کرنے والا پہلے متنبہ کر چکا ہو۔ لیکن اگر خطرات کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کوئی قدم اٹھایا ہو علم ہو کہ کیا نتیجہ نکلے گا تو پھر دوسرے کا یہ حق نہیں رہا کہ تاکہ ہم نہیں کہتے تھے پس

تبلیغ کا معاملہ

اس دنیا سے تعلق رکھتا ہے جہاں سب کچھ پہلے سے علم ہے اور علم ہونا چاہئے کہ یہ ہوگا پھر آپ اس میدان میں قدم رکھتے ہیں۔ پھر دوسرے کا یہ حق نہیں رہتا کہ وہ کہے کہ کیوں جی ہم نہیں کہتے تھے کہ یہ ہوگا۔ اب کہتے ہیں تم کیا کہتے تھے ہم بھی یہی کہتے تھے ہمارے باپ دادا بھی یہی کہتے آئے ہیں۔ آدم بھی یہی کہتے تھے اور آدم کی پیدائش سے پہلے فرشتے بھی یہی کہا کرتے تھے۔ تم کیں کیا نئی بات بتاتے ہو؟ یہ دراصل لاعلمی کی بات ہے۔ حقیقت میں فساد کی ذمہ داری کا انتقال دو طرح سے قرآن کریم میں ملتا ہے۔ ایک تو تکبر اور فرعونیت کے نتیجے میں۔ بلدیں گے ہم ذمہ دار نہیں یہ ہے وہ اعلان اور یہ اعلان کرتے والے تو خدا کی نظر میں شدید مجرم ٹھہرتے ہیں لیکن کچھ معصوم لوگ بھی ہیں چنانچہ ایک فرشتہ صورت ان کو دکھایا گیا پس یہ جو احمدی ہیں بیچارے یہ فرشتوں کی ذیل میں آتے ہیں کہ معصومیت اور لاعلمی کی بناء پر یہ بات کرتے ہیں ان کو قصور وار نہیں سمجھنا لیکن کہتے غلط ہیں بہر حال اور اگر وہ یہ کہتے ہیں کہ کیوں جی ہم نے متنبہ کر دیا تھا تو ان کی تو پھر یہ بات ویسی ہی ہے جیسے پنجابی کی کہاوت۔ میں کہتے ہیں ایک طوطا باوجود اس تنبیہ کے کہ اس نگری میں نہ جانا وہاں پکڑا جائے گا کسی نگری میں چلا گیا اور پکڑا گیا تو تنبیہ چونکہ طوطے کی طرف سے آئی تھی اس لئے طوطی پھر اڑ کر وہاں پہنچی اور جب پنجرے میں قید تھا تو پنجابی کی کہاوت ہے کہ وہ دیوار کے کنارے پر بیٹھ کر

ارشاد نبوی ؐ

مَا مِنْ شَیْءٍ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ

(ابوداؤد)

ترجمہ

خدا کے قول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی

منجانب ارا کین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

یہ گیت گانے لگی کہ ؎

طوطیا! من موتیا!! ہیں آکھ رہیا ہیں تو دکھ رہی کہ
ایس نگری نہ جا۔ ایس نگری دے لوگ بُرے تے لیندے پھائیاں پا

اے طوطے! میں تجھے کہہ رہی بار بار تجھے تنبیہ کی کہ اس نگری نہ جا۔ اس بستی میں نہ جانا اس نگری کے لوگ بُرے ہیں۔ یہ پھانسیاں ڈال دیا کرتے ہیں یہ پھندے ڈال دیا کرتے ہیں اور پھنسا لیا کرتے ہیں۔

اسی طرح ایک شاعر کہتا ہے ؎

زنہار نہ ہونا طرف ان بے ادبوں کے
طوطے پھنسنا تو بے وقوفی کے نتیجے میں تھا لیکن

خدا کے انبیاء

جب ان پھندوں میں پھنستے ہیں تو بے وقوفی کے نتیجے میں نہیں بلکہ اس علم کے باوجود کہ ہم جہاں جائیں گے وہاں ضرور ہم سے یہ سلوک کیا جائے گا۔ دیکھتے ہوئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے وہ قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ اس لئے ان کو کوئی بے وقوف نہیں کہہ سکتا۔ تو اگر کوئی احمدی یہ کہتا ہے اور مربی کو چھیڑتا ہے کہ دیکھا ہم نہیں کہتے تھے کہ فساد ہوگا تو اس کو پھر مذہب کی حقیقت کا علم ہی کوئی نہیں وہ تو پھر بوڑھیوں کی کہانیوں میں بسنے والا شخص ہے قصص انبیاء سے اُس کو کوئی واقفیت نہیں مگر جب ہم مذہب کی دنیا میں سنجیدگی سے ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو ہم قصص انبیاء کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ طوطا مینا کے قصے نہیں سُنا رہے اور قصص انبیاء کا ماحصل تو یہی ہے کہ تبلیغ کے ساتھ لازماً ایک فساد لگا ہوا ہے اور لازماً اس فساد کی ذمہ داری دشمن پر عائد ہوتی ہے تم پر عائد نہیں ہوتی۔ اگر تم تبلیغ کو اس طرح کرو گے جس طرح کہ تبلیغ کرنے کا حق ہے جس طرح کے گذشتہ زمانوں میں انبیاء کرتے چلے آئے اور جس طرح سب انبیاء سے بڑھ کر حکمت اور پیار اور بالغ نظری کے ساتھ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تبلیغ کی۔

پس تبلیغ ہمیں کرنی ہے۔ ہم تو مجبور ہیں۔ اور ساتھ ہی ایک اور عظیم الشان بات جو اس آیت میں بیان فرمائی وہ یہ ہے کہ

اِن دو شرطوں کو پورا کرنے والے

تم بہر تبلیغ کرو اور ضرور کرو۔ تبلیغ اس طرح کرو جس طرح محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تبلیغ کرتے ہیں واللّٰہ یعصمک من الناس تو ہر شخص جو یہ دو شرطیں پوری کرتا ہے یا ہر قوم جو یہ دو شرطیں پوری کرتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تب میں ذمہ دار ہوں اس بات کا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تمہارا دنیا کچھ بگاڑ نہیں سکے گی۔ یعنی مخالفت تو ہوگی لیکن ہم دنیا کو یہ توفیق دیں گے کہ تمہارا نقصان کر سکے تمہیں کم کر کے دکھا دے تمہیں چھوٹا بنا کے دکھا دے۔

پس جب ہم ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو ایک احمدی کے لئے یہ تینوں امور پیش نظر رہنے چاہئیں نہ صرف یہ کہ وہ احتیاط اور حکمت کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ تبلیغ کرے، ضدیتوں کو ابھارتا ہوا تبلیغ کرے، نفرتوں کو انگیخت کرتا ہوا تبلیغ نہ کرے اور تبلیغ اس طرح کرے جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ دشمن کے لئے بھی دل ہلاک ہو رہا ہوتا تھا غم سے کہ ناداں مخالفت کر رہا ہے لاعلمی کے نتیجے میں۔ دشمن کی مخالفت کے نتیجہ میں آنکھوں سے شعلے نہیں برسا کرتے تھے بلکہ محبت کے پانی بہتے تھے۔ دعاؤں کے وقت آنسو برسا کرتے تھے ان کے لئے۔ یہ ہے تبلیغ کا رنگ اگر اس رنگ کو اختیار کریں گے تو خدا کا یہ وعدہ لازماً آپ کے حق میں پورا ہوگا۔ واللّٰہ یعصمک من الناس۔ اللہ تعالیٰ حفاظت کرنے والا ہے اُسی پر توکل کریں وہ ضرور آپ کو بچائے گا۔

ان اللّٰہ لا یھدی القوم الکٰفرین۔ یہ آخری ٹکڑا ہے اس آیت کا اب یہ بھی بڑا تعجب انگیز ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ اتنا زور دے رہا ہے کہ ضرور کرنی ہے تبلیغ اور اس طرح کرنی ہے جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہیں۔ مخالفت کے باوجود کرنی ہے،

اللہ پر توکل کرتے ہوئے کرنی ہے اور ساتھ اعلان کر دیا ان اللّٰہ لا یھدی القوم الکٰفرین کہ اللہ کافروں کو ہدایت دیتا ہی نہیں نے کبھی ہدایت نہیں دیتا۔ تو اگر ہدایت دیتا ہی نہیں تو اس مصیبت میں کیوں ڈال دیا پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، آپ کے سب غلاموں کو۔ قیامت تک کے لئے حکم دے دیا کہ

تبلیغ کرتے چلے جاؤ

اور اعلان یہ کر دیا ان اللّٰہ لا یھدی القوم الکٰفرین۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہاں لا یھدی القوم الکٰفرین میں دو باتیں خاص طور پر پیش نظر ہیں۔ کسی کافر کو ہدایت نہیں دیتا یہ تو اس کا ترجمہ ہے ہی غلط قوم الکٰفرین ہے اور وہ ایک صفت کے ساتھ باندھا گیا ہے ان کو۔

دراصل ہر نبی کے مخاطب لوگوں کا یہ حال ہوا کرتا ہے کہ بعض پیشہ ور کافرین بن جایا کرتے ہیں اور یہ قوم کا محاورہ عرب میں اسی لئے استعمال ہوتا ہے۔ ہم جاہلوں کی قوم میں سے نہیں ہیں، جب یہ کہتے ہیں عرب تو مراد یہ نہیں ہے کہ ہم اُس قبیلے میں سے نہیں ہیں جو جاہل ہے یا ظاہری لحاظ سے اس قوم میں سے نہیں ہیں یہ عربی محاورہ ہے جب قوم کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو مراد یہ ہے وہ لوگ جو اس چیز کے لئے مخصوص ہو چکے ہیں اس زمرے میں ہم شمار نہیں ہو سکتے جس زمرے میں یہ بدبخت لوگ ہیں تو قوم الکٰفرین فرمایا گیا ہے یہ نہیں فرمایا کہ کسی کافر کو نعوذ باللہ خدا ہدایت ہی نہیں دیتا۔ اگر ہدایت ہی نہیں دیتا تو اس مصیبت کو مول کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ خواہ مخواہ کا ہنگامہ برپا کیا فساد ہوئے اور نتیجہ یہ کہ ہدایت ملنی کسی کو نہیں اس لئے غلط ترجمہ ہے اگر یہ ترجمہ کوئی کرتا ہے۔

قوم الکٰفرین سے خاص معنی مراد ہے

وہ لوگ جن کا پیشہ بن گیا ہے مخالفت کرنا، وہ لوگ جن کے مقدر میں انکار ہے وہ ہمیشہ ہر حال میں تمام انبیاء کے مخاطب میں ضرور کچھ نہ کچھ لوگ رہتے ہیں جن کو ائمۃ الکفر بھی فرمایا گیا ہے دوسری جگہ اور ائمۃ التکفیر بھی کہا جاتا ہے تو قوم الکٰفرین سے مراد یہ ہے کہ تمہارے مقابل پر ایک جماعت لازماً ایسی مخالفین کی رہے گی جن کی تمہارا حسن خلق تبدیل نہیں کر سکے گا اور کوئی بھی تم طریق کار اختیار کر لو، تبلیغ اُن پر اثر نہیں کرے گی لیکن ان کی وجہ سے باقی قوم کو محروم نہیں ہونے دیا جائے گا اس لئے ہم تمہیں حکم دیتے ہیں کہ باوجود ایسے شدید لوگوں کو اپنے سامنے صف آرا دیکھتے ہوئے، ایسے شدید معاندین کو اپنے سامنے ہر قسم کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ہر قسم کی ایذا دہی پر آمادہ پاتے ہوئے تم جب صف آرا دیکھو گے تو حوصلہ نہیں ہارنا ہمیں پتہ ہے کہ ایسے لوگ موجود ہیں ہمیں علم ہے جنہوں نے ہدایت نہیں ہوتی ہے خدا جانتا ہے کہ ان لوگوں کو وہ ہدایت

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الناصر
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!!
کراچی میں
الرؤف جیولرز
۱۴- خورشید کمانڈ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر- ۶۱۷۳۹

نہیں دے گا اس کے باوجود یہ حکم ہے کہ تم نے تبلیغ سے باز نہیں آنا کیونکہ قوم کی جو دوسری اکثریت ہے ہمارا تجربہ ہے کہ تو ہم المغضوبین نہیں کہا جا سکتا۔ نادان ہیں لاعلم ہیں جاہل ہیں ان کو ہدایت نصیب ہو جائے گی۔

پس اس لئے یہ مضمون اس شکل میں مکمل ہوتا ہے۔ تبلیغ میں حُسنِ خلق کو بھی بہت دخل ہے اور جتنا آپ کے دل میں نرمی ہو گی بنی نوع انسان کی ہمدردی ہو گی سچائی سے پیار ہو گا تقویٰ ہو گا خدا کا خوف ہو گا دل میں اور حُسنِ خلق اس کے علاوہ بھی ہو گا اگرچہ ان ہی چیزوں سے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن عام بنی نوع انسان نہ تقویٰ کو دیکھ سکتے ہیں نہ خوفِ خدا کو دیکھ سکتے ہیں دوسرے رنگ میں نہ آپ کے دل کے اندر جھانک کر آپ کی خوبیوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ لیکن انہیں جڑوں میں سے کچھ شاخیں پھوٹتی ہیں جس کو عرفِ عام میں اخلاق کہتے ہیں اور تقویٰ کی بنیاد پر جو اخلاق قائم ہوتے ہیں وہ عام دنیا کے اخلاق سے بہت بہتر ہوتے ہیں بہت گہرے اور بہت مستقل ہوتے ہیں۔

تو جہاں تک تبلیغ کا تعلق ہے حُسنِ خلق بہت ہی ضروری ہے۔ لیکن

صرف حُسنِ خلق کافی نہیں

یہ غلط فہمی بھی دل سے نکال دیں۔ کئی احمدی کہتے ہیں کہ ہم اپنے اخلاق سے تبلیغ کر رہے ہیں اور جو شکایت مجھے معلوم ہوئی اس میں یہ بھی محاورہ شامل کیا گیا تھا کہ فلاں مبلغ نے علاقے میں اچھا بھلا امن برباد کر دیا آگ لگا دی وہاں۔ حالانکہ ہم نے اسے متنبہ بھی کر دیا تھا اور بتا دیا تھا کہ ہم بہت حُسنِ خلق سے خاموش تبلیغ کر رہے ہیں اور کسی مزید شور ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ حُسنِ خلق کا انکار تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ایک بہت ہی بڑا اور مؤثر ہتھیار ہے۔ جس کے ذریعہ تبلیغ پھیل لاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں لیکن حُسنِ خلق اور زبان سے خاموشی یہ تو نہ انبیاء کا دستور ہے نہ کوئی معقول آدمی اسے تسلیم کر سکتا ہے کہ اس طرح تبلیغ پھیل جائے گی۔ اگر صرف حُسنِ خلق سے کام لینا ہوتا خدا تعالیٰ نے اور بلغ کے حکم کی ضرورت نہ ہوتی تو آپ کے خُلق کو حضرت محمد مصطفیٰؐ کے خُلق سے کیا نسبت ہے ؎

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ والہٖ وسلم سے بڑھ کر حُسنِ اخلاق سے کر آپ دنیا میں تبلیغ کریں گے۔ تمام انبیاء حُسنِ خلق سے آراستہ تھے اور اپنے اپنے زمانے میں اپنے عالم میں اخلاق میں بہترین تھے سب سے بلند تر مقام پر فائز تھے۔ ان کو خدا نے کیوں نہیں کہہ دیا کہ حُسنِ خلق سے کرتے جاؤ اور کسی تبلیغ کی ضرورت نہیں۔ اس لئے یہ بات درست نہیں ہے آپ کی کہ خالی حُسنِ خلق کافی ہوا کرتا ہے یہ تو ایک بزدلی کا بہانہ ہے یہ تو ایک

گریز کی راہ

ہے جو بعض لوگ اختیار کرتے ہیں۔ پس جو کمزور ہیں اور جو بزدل ہیں وہ ایک طرف ہٹ جائیں جماعت تو لازماً آگے بڑھے گی۔ کتنی دیر ہو گئی ہے آپ کو ایک ذلت اور رسوائی کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہوئے۔ جب تک آپ تھوڑے رہیں گے آپ کو ہر وقت کا فرعون حقیر گردانے گا اور آپ پر ظلم کرے گا اور سب سے بڑا آپ پر ظلم یہ کرے گا کہ آپ کے مقدس اور پیارے بزرگوں کو گندی گالیاں دے گا اور آپ کچھ کہہ نہیں سکیں گے۔ کرنا چاہیں گے بھی تو خدا کی تعلیم آپ کو کچھ نہیں کرنے دے گی۔ دکھ آپ کا بڑھتا رہے گا۔ اور آپ حیران ہوں گے کہ ہمیں اس دکھ میں کیوں مبتلا کیا گیا ہے کیوں اس دکھ کو دور کرنے کی راہ ہمارے لئے بند کر دی گئی جب ہم تیار ہیں اپنی گردن کٹوانے کے لئے اور دوسرے کی گردن کاٹنے کے لئے اور خدا کے نام پر اور خدا کی غیرت کی خاطر ہم یہ چاہتے ہیں تو ہمیں اس سے کیوں روکا گیا ہے اور اگر اس سے روکا گیا ہے تو پھر خدا ان لوگوں کو کیوں کھلی چھٹی دے رہا ہے؟ اس لئے دے رہا ہے کہ آپ کو دکھوں میں مبتلا کر کے آپ کو یاد کروائے کہ آپ دنیا کی تقدیر بدلنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ جب تک آپ تبلیغ کے ذریعہ عالمی انقلاب برپا نہیں کر لیتے آپ کو لازماً اس دکھ کی زندگی میں سے گزرنا پڑے گا۔ اور ہم تمہیں چارہ نہیں رہنے دیں گے تمہارے لئے کوئی رستہ نہیں چھوڑیں گے تمہارے لئے یا ہمیشہ دکھوں اور ذلت کی زندگی قبول کر لو یا تبلیغ کرو اور دنیا میں انقلاب برپا کرو۔ تیسری راہ ہی کوئی نہیں ہے۔

پس یہ ہے

جماعت احمدیہ کا منصب

اور جماعت احمدیہ کا مقام۔ پس اگر دکھ ہیں دنیا میں اگر دکھ پہنچانے کی اجازت دے رہا ہے خدا تعالیٰ تو آپ کو یاد دہانی کراتا ہے اور ہر دفعہ جب یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے تو قرآن کریم آپ کو متنبہ کر رہا ہوتا ہے ہم نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ فرعون نے یہ کہا تھا کہ یہ شرذمۃ قلیلون ہیں۔ یہ ہمارے لئے غیرت دلانے والے ہیں تو جب تک تم تھوڑے ہو تم غیرت دلاتے رہو گے۔ تمہارا تھوڑا ہونا تمہارا کمزور ہونا ہی غیرت کا موجب ہے۔ ورنہ تم میں قصور کوئی نہیں ہے۔ جو قصور دشمن کو نظر آ رہا ہے وہ تو یہی ہے۔ تو اس قصور کو درست کرو اور وہ تبلیغ کے سوا درست نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ایک ہی راہ ہے ہمارے لئے جو احمدی جہاں تک بس پاتا ہے جہاں تک اس کی پیش جاتی ہے اپنے گرد و پیش اپنے ماحول میں ہر جگہ انقلابی رنگ میں ایک وقف کی صورت میں تبلیغ شروع کر دے۔ تب وہ اپنی غیرت کے اظہار میں سچا ہو گا۔ تب وہ کہہ سکے گا خدا سے کہ اے خدا اب تو ہمیں ان کے دکھ سے بچا۔ تیری خاطر جو کچھ ہم سے ہو سکتا تھا وہ ہم کر رہے ہیں۔ جس کی تو نے اجازت نہیں دی وہ ہم نہیں کر رہے۔ اب تو ہمیں اس دل آزاری سے محفوظ رکھ۔ پھر خدا دیکھیں کہ کس طرح آپ کی تبلیغ میں برکت دیتا ہے۔ کس طرح آپ کے کمزور بھی ان کے بڑے بڑے طاقتوروں پر غالب آ جائیں گے آپ کے جاہل بھی ان میں سے بڑے بڑے عالموں کے منہ بند کر دیں گے۔ ایک نیا مضمون تبلیغ کا آپ کے لئے ظاہر ہو گا۔ زمین بھی آپ کے لئے نرم کر دی جائے گی۔ اور آسمان بھی آپ پر رحمتوں کی بارش برسائے گا۔ اور ایسی نشو و نما ہو گی آپ کی تبلیغ میں کہ دشمن کے لئے سوائے حسد میں جل جانے کے اور کچھ باقی نہیں رہے گا۔ آپ دن بھی پھولیں گے اور پھلیں گے اور رات کو بھی پھولیں گے اور پھلیں گے اور صبح بھی پھولیں گے اور پھلیں گے اور شام کو بھی پھولیں گے اور پھلیں گے کوئی نہیں جو آپ کی نشو و نما کو پھر روک سکے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے آپ اپنے منصب اور مقام کو سمجھنے والے ہوں۔ (آمین)

چھٹا سالانہ اجتماع

مجالس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت مجالس انصار اللہ بھارت کے چھٹے سالانہ مرکزی اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۶ اور ۱۷ اخاء (اکتوبر) $\frac{۱۳۶۴}{۱۹۸۵}$ ہش کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ بھارت کی تمام مجالس سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ اپنے اس بابرکت روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گی۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

آخری قسط

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عورتوں سے حُسنِ سلوک

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان
بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۴ء

پھر کیا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسنِ سلوک اور لطف وکرم کا دروازہ صرف اپنی بیوی بچوں اور ایمان لانے والی مسلمان عورتوں ہی کے لیے کھلا تھا اور کیا آپؐ کے جذبۂ رحم کا دائرہ اپنوں ہی تک محدود تھا؟ نہیں نہیں بلکہ ہمارے آقا ومطاع سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہیں رب العالمین نے رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا تھا کیونکر کسی پر اپنے فیضانِ رحمت کے دروازے کو بند کرتے آپ کے حُسنِ سلوک اور لطف وکرم کا دروازہ اپنوں کے علاوہ غیروں کے لئے بھی حتّٰی کہ خون کی پیاسی مخالف عورتوں کے لئے بھی ہمیشہ کھلا رہا۔ طوالت سے بچتے ہوئے اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) — فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسے شدید ترین دشمنوں کو جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا یا جنہوں نے مسلمان شہداء کی ہتک کی تھی یہ حکم دیا تھا کہ وہ جہاں کہیں مل جائیں انہیں قتل کر دیا جائے ان میں ایک عورت ہندہ نام کی بھی تھی جس نے جنگ اُحد میں آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبا یا تھا۔ جب ہندہ کو اس بات کا علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قتل کرنے کا حکم دیا ہے تو وہ عورتوں میں چھپی چھپی آ گئی جب عورتوں کی بیعت ہونے لگی تو وہ بھی ان عورتوں کے ساتھ مل کر بیعت کے الفاظ دہراتی چلی گئی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کریں گی اسی وقت ہندہ بول اُٹھی کہ یا رسول اللہ! کیا اب بھی ہم شرک کریں گی آپ اکیلے تھے اور ہم زبردست تھے ہم نے آپ کو ... توحید کا نعرہ بلند کیا اور ہمارے ساتھ ... مل کر آپ کے مقابلہ میں بتوں کی عظمت قائم کرنے کا تہیّہ کیا۔ ہمارا اور آپؐ کا مقابلہ ہوا اور اس مقابلہ میں ہم نے اپنا سارا زور صرف کر دیا مگر اس کے باوجود ہم گھٹتے چلے گئے اور آپ بڑھتے چلے گئے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے بُت بالکل بیکار ہیں اور خدائے واحد کی ہی اس دنیا میں حکومت ہے۔ رحمۃ للعالمینؐ نے فرمایا کیا یہ ہندہ ہے؟ ہندہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ! میں ہندہ ہوں مگر مسلمان ہندہ۔ قربان جائیے رحمۃ للعالمین پر کہ جس سفاک عورت نے آپ کے عزیز چچا کا کلیجہ نکال کر چبا لیا تھا اور تا زیست آپ اس المناک گھڑی کو بھلا نہ سکے یہ سب کچھ ہوتے ہوئے آپؐ نے اُسے معاف کر کے حُسنِ سلوک کا ایسا معیار قائم فرمایا کہ رہتی دنیا تک ایسا اعلیٰ اور ارفع حُسنِ سلوک پیش نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) — اسی طرح ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بھی اُنہی لوگوں میں شامل تھا جن کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمایا تھا مگر اس کی بیوی اپنے محسن اعظم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نہایت عاجزانہ درخواست کی کہ یا رسول اللہ! میرے خاوند عکرمہ کو بھی معاف کر دیں۔ رحمۃ للعالمینؐ نے اس خاتون کی درخواست کو رد نہیں کیا اُس سے حُسنِ سلوک فرمایا اور بلا تاخیر دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ صدا بلند ہوئی کہ جا عکرمہ کو بھی معاف کیا گیا۔

(۳) — پھر ایک بار جب مسلمانوں کی طے قبیلہ سے جنگ ہوئی تو کچھ مشرک بطور قیدی پکڑے گئے ان میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں کس کی بیٹی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ کس کی بیٹی ہو؟ اس نے کہا کہ میں اس شخص کی بیٹی ہوں جو مصیبتوں کے وقت لوگوں کے کام آیا کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے اس اندازِ گفتگو سے بھانپ لیا کہ وہ رعایت اور معافی کی طلبگار ہے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مصیبتوں میں لوگوں کے کام آنے والے حاتم کا واسطہ دیا گیا تو یقیناً رحمۃ للعالمین کا جذبۂ رحم اس کے کام آجائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو آزاد کر دیا مگر اس نے عرض کیا کہ میں اکیلے آزاد ہونا نہیں چاہتی۔ ہمارے آقا ومطاع صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھئے کہ آپ، اس عورت کی اس درخواست کو بھی رد نہیں کرتے بلکہ اس عورت کی دلداری اور اس سے حُسنِ سلوک فرماتے ہوئے سبھی قیدیوں کے آزاد کئے جانے کا حکم دے دیتے ہیں۔

(ماخوذ از السیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۲۷۷)

(۴) — ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑھیا کا بوجھ اپنے کندھوں پر اُٹھا کر اس کے گھر تک پہنچایا۔ بڑھیا آپ کے اس حُسنِ سلوک سے بہت خوش تھی مگر وہ آپؐ کو پہچانتی نہ تھی اس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے نیک بخت انسان تمہارے اس حُسنِ سلوک کا مجھ پر بہت اثر ہے مگر اس کے بدلہ میں دینے کو کچھ نہیں ہے۔ خیر میں ایک بات بتاتی ہوں اگر تم اس کو اپنے مدّنظر رکھو گے تو کبھی نقصان نہ اُٹھاؤ گے۔ اور پھر کہنے لگی کہ شہر میں ایک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نام کا شخص ہے جو ہمارے بتوں کے مقابلہ میں ایک خدا کا وعظ کرتا ہے اور ہم میں سے بتوں کو ترک کرا رہا ہے بس تم اس سے بچے رہنا رحمۃ للعالمین کچھ نہ بولے۔ اور گھر واپس تشریف لائے۔ بڑھیا کو بعد میں جب علم ہوا کہ یہ تو خود سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو اپنے فعل پر بہت شرمندہ ہوئی۔

(۵) جنگِ حُنین کے قیدیوں میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن بھی شامل تھیں جب وہ آپ کے سامنے لائی گئیں تو آپ نے اُن کو پہچان لیا اور اُن کے لئے اپنی چادر بچھا دی نہایت عزت واحترام کے ساتھ بٹھایا اُن کو اپنے ساتھ لے جانا چاہا مگر انہوں نے اپنی قوم میں رہنا پسند کیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت احترام کے ساتھ تحائف دے کر واپس کیا۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حُسنِ سلوک کا دائرہ اتنا وسیع تھا کہ کیا اپنے اور کیا بیگانے کیا دوست اور کیا دشمن سبھی اس فیضانِ رحمت سے فیضیاب ہوئے ایک وہ وقت تھا جبکہ عورت سماج اور معاشرہ میں کلنک کا بدنما دھبہ سمجھی جاتی تھی نہ اس کی کوئی عزت تھی اور نہ ہی اس کی کوئی حیثیت تھی اور ان کے حقوق وغیرہ کا تو خدا ہی حافظ تھا۔ مگر ایک ایسا بھی وقت آیا جبکہ عورتوں کے محسنِ اعظم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے سماج اور معاشرہ میں اس کی عزت قائم ہوئی اور اس کے جملہ حقوق اس طرح قائم ہوئے کہ عورت مرد کے دوش بدوش کھڑی ہو گئی۔ رحمۃ للعالمینؐ نے عورتوں پر ہونے والے مظالم کا اس طرح انسداد فرمایا اور اُن سے ایسے اعلیٰ درجہ کا سلوک فرمایا کہ اگر روئے زمین کی تمام عورتیں اپنے محسنِ اعظم کے احسانات کو یاد کر کے قیامت تک آپ پر درود وسلام بھیجیں تو بھی یہ کہنا پڑے گا کہ ع

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بے مثال حُسنِ سلوک کی جو آپؐ نے عورتوں کے ساتھ تا زیست روا رکھا جتنی بھی مدح سرائی کی جائے تھوڑی ہے آیئے! اب آپؐ کے اس خلق عظیم کے بارہ میں غیروں کی زبان اور قلم سے نکلے الفاظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان انّک لعلیٰ خلقٍ عظیم کی جیتی جاگتی تصویر ہے پیش کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیروں کی نظر میں

(۱) ۔۔۔ پنڈت وید پرکاش ویدی جی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دل اپنے ملک کو تاریکی اور جہالت میں ڈوبا ہوا دیکھ کر بے انتہا کڑھتا اور دکھتا تھا وہ بُت پرستی کو دیکھ کر بہت گھبراتے تھے۔ عورتوں کا حالِ زار اور معصوم لڑکیوں کو زندہ درگور ہوتے دیکھ کر ان کا جگر پاش پاش ہو جاتا تھا مگر کچھ نہ کر سکتے تھے۔ ایسے ایسے واقعات سے گھبرا کر وہ اکثر تنہائی میں رہتے اور ان کے دفعیہ کی تدبیریں سوچتے رہتے تھے ان کا معمول تھا کہ ہر سال رمضان کا مہینہ غارِ حرا میں رہ کر خدا کی راہ میں بسر کرتے اور جو کوئی بھولا بھٹکا مسافر ادھر جا نکلتا اس کی راہنمائی اور دستگیری کرتے خدا سے ہمیشہ یہ دعا مانگتے کہ کس طرح ان کا ملک چاہ ضلالت سے نکلے وہ خدا کی بارگاہ میں سر بسجود رہتے آخر کار جُوئندہ یابندہ الہام الٰہی کا چشمہ ان کے دل میں پھوٹا اور نورِ خداوندی کا چمکارا چمکا۔"

(البخیری حضرت محمد صاحب صفحہ ۲۹)

(۲) ۔۔۔ فرانس کے مشہور مؤرخ اور علم النفس کے ماہر موسیو لیبان لکھتے ہیں کہ:۔

"اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورت کی حالت کو درست کیا اور اسلام سے پہلے دُنیا میں عورت کی حالت بہت بدتر تھی۔ تمدنِ اسلام میں عورت کو مساوات کا درجہ دیا گیا چنانچہ ہمیشہ ہی مشرقی عورت مغربی عورت سے تعلیم و تربیت میں فائق رہی۔"

(۳) ۔۔۔ ڈاکٹر بیسلی اپنی کتاب تاریخ سپین میں لکھتے ہیں کہ:۔

"عیسائیوں نے سپاہیانہ اخلاق میں عورت کے احترام کا جز ہسپانیہ کے مسلمانوں سے سیکھا۔ یہاں تک کہ میدانِ کارزار میں ادنیٰ سپاہی بھی معمولی عورت کے ساتھ عزت سے پیش آتا تھا اور مرد اپنی عورت کے ساتھ نہایت ہی اخلاق و الطاف سے پیش آتا تھا اور مرد اپنی عورت سے نہایت ہی اخلاق و الطاف سے پیش آتا اور ماں کی تعظیم تو پرستش کی حد تک ہوتی تھی۔"

(۴) ۔۔۔ شریمتی سوشیلا بائی صاحبہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ ۔۔۔

"دوسرا فرقہ جس کی حالت بہت قابلِ رحم تھی عورت کا فرقہ تھا۔ مرد طاقتور تھے، مرد محنتی اور جفاکش تھے اور ہر قسم کے ہنر جن کے ذریعہ سے دولت یا روزی پیدا کی جا سکے مردوں کے ہاتھ میں تھے غریب عورتیں ہر طرح مجبور اور ناچار تھیں وہ ہر بات میں مردوں کے دستِ نگر تھیں اور کمزور اور بے وسیلہ ہونے کی وجہ سے وہ طرح طرح کے ظلم سہتی تھیں اور کچھ نہ کہہ سکتی تھیں۔ مرد جس طرح اور جس حالت میں بھی رکھتے انہیں رہنا پڑتا تھا عورت کی حالت کچھ غلاموں سے بھی گئی گزری تھی اور حقیقت یہ ہے کہ مرد ان غریب عورتوں کو انسان ہی نہیں سمجھتے تھے۔ محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خدا ان کی روح کو تسکین اور اطمینان دے لوگوں کو بتایا کہ مرد اور عورت انسانی جنس کے دو برابر حصے ہیں اور مرد عورتوں کی زینت ہیں اور عورتیں مردوں کی زینت ہیں۔ آپ نے مردوں پر ان کے قانونی حقوق مقرر کئے اور لوگوں سے کہا کہ جو شخص دو یا تین بیٹیوں یا بہن کو اچھی طرح پال کر اور تربیت دے کر جوان کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں اس طرح کھڑا ہوگا کہ جیسے ہاتھ کی پہلی اور دُوسری انگلی برابر ہوتی ہیں عورتوں کو مارنے سے لوگوں کو منع کیا ان پر جھوٹی تہمت لگانے کی سخت سزا مقرر کی اور مردوں کو یہ حکم دیا کہ راستہ گلی میں عورتوں کو گھورتے ہوئے نہ چلا کرو بلکہ عورتوں کا اس قدر احترام کریں کہ اپنی نظریں نیچے کئے ہوئے گزر جایا کریں ۔۔۔ حضرت محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قول ہے کہ عورت۔ خوشبو اور نماز کی محبت میرے دل میں پیدا کی گئی ہے اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ کو اس بے کس اور مظلوم فرقہ کا کس قدر خیال تھا۔ آپ نے عورت کا حصہ باپ، بھائی اور خاوند کی جائیداد میں بھی مقرر فرمایا اور اسلامی قانون کی رو سے باپ کے مرجانے پر اس کی جائیداد میں سے دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو ملتا ہے اور یہ فرق اس لئے ہے کہ بیٹی کے روٹی کپڑے کا بار اس کے خاوند پر ہوتا ہے اس لئے اسے زیادہ روپیہ کی ضرورت نہیں ہے۔"

(رسالہ پیشوا "نبی کا رسول نمبر" ۱۹۲۹ء)

(۵) ۔۔۔ مسز رایم سے ایس دمعرم رکھیا اخبار الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں لکھتی ہیں کہ:۔

"اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات صاف طرح سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو حقوق اسلام نے عورتوں کو عطا کئے ہیں وہ کسی مذہب نے عورت کو نہیں دیئے اور نہ اسلام سے قبل کبھی عورت کو وہ حقوق ملے تھے۔ یہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی ذات بابرکات تھی جس نے عورتوں کو اوج ترقی پر پہنچایا اور جو حقوق عورتوں کو شائستہ ملکوں میں اب مل رہے ہیں وہ تیرہ سو برس قبل عورتوں کو دیئے۔"

حضرات! جس طرح مردوں کے لئے کاملین کا نمونہ قابلِ تقلید ہے اسی طرح قرآن مجید نے دو کامل عورتوں کا ذکر کرتے ہوئے مومنوں کے لئے ان کا نمونہ لائق پیروی قرار دیا ہے اور خصوصاً عورتوں کے لئے سبق آموز پیرایہ میں دو متقابل واقعات بیان کرکے بتایا کہ اعمال صالحہ کے بغیر خواہ عورت نبی ہی کی بیوی ہو خدا کے قرب کو حاصل نہیں کر سکتی لیکن اس کے برعکس اعمالِ صالحہ بجا لاتے ہوئے فرعون جیسے جابر بادشاہ کی بیوی ہوتے ہوئے خدا کے قرب تک پہنچ سکتی ہے یا بصورت دیگر عفت اور عفیفہ بنتے ہوئے حضرت مریم کی طرح خدا تعالیٰ کے قرب اور پیار کو حاصل کر سکتی ہے اور نبی کی ماں بننے کا شرف بھی پا سکتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن حکیم میں فرماتا ہے:۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ○ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ○ (التحریم آیت نمبر ۱۱-۱۳)

ترجمہ:۔ اللہ کافروں کی حالت نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کی مانند بیان کرتا ہے وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے نکاح میں تھیں مگر ان دونوں نے ان دونوں (بندوں) کی خیانت کی تھی اور وہ دونوں الٰہی عذاب کے وقت ان (بیویوں) کے کسی کام نہ آسکے ان دونوں عورتوں سے کہا گیا تھا کہ جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں چلی جاؤ اور مومنوں کی حالت اللہ فرعون کی بیوی کی مانند بیان کرتا ہے جبکہ اس نے اپنے رب سے کہا کہ اے خدا! تو اپنے پاس ایک گھر جنت میں میرے لئے بنا دے اور مجھ کو فرعون اور اس کی بد اعمالیوں سے بچا اور اس طرح اس کی ظالم قوم سے نجات دے۔ اور پھر اللہ مومنوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا اور اس نے اس کلام کی جو اس کے رب نے اس پر نازل کیا تھا تصدیق کر دی تھی نیز اس خدا کی کتابوں پر بھی ایمان لائی تھی اور ہوتے ہوتے اس نے اتنی عادت پکڑ لی تھی کہ اس نے فرمانبرداری کا تمام کمال حاصل کر لیا تھا۔

الغرض جس طرح مردوں کے لئے قربِ الٰہی کی راہیں کھلی ہیں اسی طرح عورتوں کے لئے بھی کھلی ہیں اور قرآن مجید نے ان دو کامل عورتوں کی مثال دے کر ان کے قابل تقلید نمونہ کو پیش کیا ہے اور عورتوں کو سابق میں ان پر ہونے والے مظالم کے مقابلہ میں ایک امید افزا عظمت عطا کی ہے۔

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پیش کرکے اپنی تقریر ختم کروں گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

آپ فرماتے ہیں:۔

"عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے

(باقی صفحہ ۔۔ پر دیکھئے)

منقولات

پاکستان کا ”تیسرا سفر“ — تحریر مولانا وحید الدین خان

مولانا وحید الدین خان سرپرست ”الرسالہ“ نے گزشتہ دنوں پاکستان سے واپس آ کر ”تیسرا سفر“ کے عنوان سے ”الرسالہ“ بابت جولائی ۱۹۸۵ء میں اپنے تاثرات قلمبند کئے۔ اس مضمون کے تین اقتباسات قارئین بدر کے استفادہ کے لئے ذیل میں نقل کئے جا رہے ہیں:۔

(۱) ”عجیب بات ہے کہ پاکستان میں بے شمار اسلامی جماعتیں اور اسلامی تنظیمیں ہیں۔ مگر غالباً کوئی ایک جماعت یا تنظیم ایسی نہیں ہے جس کے پروگرام میں یہاں کے غیر مسلموں تک اسلام پہنچانا شامل ہو۔ پاکستان میں ہندو اور عیسائی قابل لحاظ تعداد میں آباد ہیں مگر مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے تو انہوں نے بے پناہ ہنگامے کئے مگر غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے کوئی بھی قابل ذکر کوشش اب تک پاکستان میں وجود میں نہ آسکی۔ حالانکہ اسی ملک میں عیسائی زبردست تبلیغی کوشش میں مصروف ہیں۔

یہی حال آج ساری دنیا کے مسلمانوں کا ہے وہ لوگوں کو جہنم میں ڈالنے کے لئے تو بہت بے قرار ہیں مگر لوگوں کو جنت میں پہنچانے کے لئے ان کے اندر کوئی تڑپ نہیں پائی جاتی۔“

(۲) —”داعی بننے کے لئے پیغمبر کے مقام پر کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ یہ اس عظیم مقصد کے لئے اُٹھنا ہے جس کے لئے فرشتے اُترے اور کتابیں نازل ہوئیں۔ یہ کوئی قومی لیڈری نہیں۔ یہ انسان کی سطح پر خدا کی نمائندگی ہے۔

داعی بننے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ آدمی اپنے ذاتی تقاضوں کو بھول جائے، وہ قومی خواہشات کو نظر انداز کر دے وہ ہر دوسرے جھگڑے اور مطالبے سے اپنے آپ کو اُوپر اُٹھالے وہ انسانوں کا خیر خواہ بنے خواہ وہ لوگ اس کو گالیاں دیتے ہوں، وہ قوموں کی ہدایت کے لئے تڑپے، خواہ قوموں نے اس کے اُوپر ظلم کا آرا چلا رکھا ہو۔ اس کو دوسروں کے لئے سراپا رحم بننا پڑتا ہے تاکہ خدا اس کے لئے سراپا رحم بن جائے۔“

(۳)— ”خدا کی طرف سے جتنے پیغمبر آئے اُن سب کے ساتھ ایک ہی مشترکہ حادثہ پیش آیا۔ وقت کے اکابر نے ان کو نظر انداز کیا جو لوگ ماحول کے اندر بڑائی کا مقام حاصل کئے ہوئے تھے انہوں نے ان کو قابلِ التفات نہیں سمجھا۔

وقت کے یہ اکابر سب کے سب وہ لوگ تھے جو خدا کو مانتے تھے وہ اس کو بھی مانتے تھے کہ خدا کی طرف سے خدا کا پیغام دینے والا آتا ہے حتیٰ کہ ان میں ایسے لوگ بھی تھے جو آنے والے پیغمبر خدا کا پہلے سے انتظار کر رہے تھے وہ اس کی یاد میں پُرجوش تقریریں کرتے تھے۔ مگر جب وہ آنے والا آیا تو انہوں نے اس کو نہیں پہچانا۔ انہوں نے حقارت کے ساتھ اس کو رد کر دیا چونکہ وہ تقلید آباء کی سطح پر جی رہے تھے وہ صرف ان پچھلے پیغمبروں کو پہچان سکے جن کا نام ان کے آباء کے مذہب میں شامل تھا جو ان کی قومی تقلید کا حصہ بن چکا تھا جو انہیں تاریخی روایات کے تسلسل میں مل رہا تھا۔ وقت کا پیغمبر ان اضافی خصوصیت سے خالی تھا اس لئے وہ اُن کو دکھائی بھی نہیں دیا وقت کے نمائندۂ خدا کو پہچاننے کے لئے جوہر شناسی کی صلاحیت درکار تھی اور یہ لوگ اس سے محروم تھے پھر وہ وقت کے پیغمبر کو کس طرح پہچانتے۔ یہ سب کرتے ہوئے وہ مذہب کا جھنڈا بھی اُٹھاتے ہوئے تھے وہ پچھلے پیغمبروں کا مومن ہونے پر فخر کرتے تھے عوام کے درمیان خدا کے دین کے وہ سب سے بڑے داعی بنے ہوئے تھے۔ مگر خدا کے یہاں بالکل بے قیمت قرار پائے کیونکہ ان کا مذہب آباء کی تقلید کی سطح پر پیدا ہوا تھا نہ کہ حقیقت کی اعتراف کی سطح پر۔

آخرت میں جب اُن پر کھلے گا کہ انہوں نے جس کو نظر انداز کیا وہی وہ تھا جس کی زبان سے خدا نے اپنا کلام جاری کیا تھا۔ جو دنیا میں خدا کا نمائندہ بنا کر کھڑا کیا گیا تھا تو یہی واقعہ ان کی ابدی روسیاہی کے لئے کافی ہوگا وہ کہیں گے کہ ہائے ہمارا اندھاپن۔ ہم نے اُسی کو نہ دیکھا جس کو ہم سب سے زیادہ دیکھنا چاہتے تھے۔ ہم نے اُسی کو نہ پہچانا جس کو ہمیں سب سے زیادہ پہچاننا چاہیئے تھا۔“

نام نہاد علماء کا محاسبہ — تحریر ارشاد اعزازی لنڈن

— کون اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ برطانیہ کے مسلمان مدتوں آپس میں پیار محبت سے رہتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا دیوبندی اور کیا بریلوی، کیا احمدی اور کیا شیعہ تمام ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے تھے۔ اچانک حالات نے پلٹا کھایا اور امیگریشن کے قانون سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے فوج در فوج یہاں مولوی صاحبان آنے شروع ہو گئے اور آہستہ آہستہ ان مسلمانوں میں نفاق کا بیج بو کر ان میں پھوٹ ڈال کر مساجد کو اکھاڑہ بنا دیا۔ اس طرح نہ صرف یہاں رہنے والے مسلمانوں کی زندگی اجیرن کر دی۔ بلکہ اسلام کو بھی بدنام کر دیا۔— رواداری کا نام ان میں موجود نہیں۔ حالانکہ اسلام کمال رواداری کا مذہب ہے۔ ابھی حال ہی میں آپ کے اخبار میں ایک مضمون ہدایت زمانی صاحب کا چھپا تھا جنہوں نے تاریخِ اسلام سے مثالیں بیان کر کے یہ ثابت کیا تھا کہ— جو رواداری کی تعلیم اسلام دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اُس کی مثال کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی — مگر مولوی حضرات ہیں کہ اپنے حلوہ کی فکر ہے — حجاز کانفرنس کے بعد تو گالی گلوچ کا سلسلہ اور بھی بڑھ گیا ہے ان سے وہ علماء دین بھی بیزار ہیں جن کا دن رات مشغلہ دین و قوم کی خدمت ہے کیونکہ ان کی وجہ سے وہ بھی بدنام ہو رہے ہیں

میری تمام مسلمان تنظیموں اور عوام سے گزارش ہے کہ ایسے نام نہاد علماء کا محاسبہ کریں جو دین اسلام کو بدنام کرنے کا تہیّہ کئے ہوئے ہیں اور اپنی اپنی جگہ ان کو اس بات کا پابند کر دیں کہ وہ اپنے عقائد کا پرچار تو ضرور کریں اُن کی خوبیاں بھی بیان فرمادیں۔ مگر کسی دوسرے کے عقائد کو ہدف تنقید نہ بنائیں اگر سب مسلمان تنظیمیں اس سنہری اصول پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو حالات دوبارہ سازگار ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ملائیت انشاء اللہ اپنی موت آپ مر جائے گی اور اسلام کا بول بالا ہوگا۔“

پاکستان کے حالات پڑھ کر دل بعض دفعہ بہت کڑھتا ہے کہ ایک ملک جو صحیح طور پر اسلام کا قلعہ بن سکتا ہے وہاں بھی ان مفاد پرست جاہل ملاؤں نے فرقہ دارانہ زہر پھیلا رکھا ہے اور مارشل لاء کے باوجود ان کی زبانوں پر کنٹرول نہیں ہے۔

حکومت پاکستان کے ذمہ دار افسران کو یہ بات نوٹ کرنی چاہیئے کہ زبان کے گھاؤ تلوار کے گھاؤ سے کہیں زیادہ خطرناک ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ملک کے خطیبوں کے لئے باقاعدہ کورسز ہوں جہاں انہیں رواداری کی تعلیم دی جائے اور اپنے مزاج کے خلاف عقائد رکھنے والوں سے بھی عزت و توقیر کے ساتھ پیش آنے کا درس دیا جائے اسی صورت میں ملک میں امن و امان قائم ہو سکتا ہے .... اگر ملک کو حقیقی خطرہ ہے تو جاہل ملاؤں سے۔ کاش ہماری قوم یہ نکتہ سمجھ لے۔

میں کوئی سیاسی آدمی تو ہوں نہیں لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ کوئی شخص — ”اینٹی ملائیت“ تحریک شروع کرے تاکہ وطنِ عزیز کو اصلی خطرہ سے محفوظ کیا جا سکے۔“ (اخبار وطن لنڈن ۲۶ جون ۱۹۸۵ء)

”رحمتیں کب نازل ہوں گی“؟ — (تحریر نعیم صدیقی)

کراچی جو پہلے مختلف الوجوہ فسادات کی وجہ سے پس چکا تھا اور بعد میں کرفیو کا مزہ چکھ رہا تھا۔ سمندری طوفان کی ایک اطلاع ملنے پر سراپا طوفان بن گیا۔ سائرن بج رہے تھے اذانیں پکاری جا رہی ہیں امیر و غریب بھاگ رہے

قادیان میں عیدالاضحیہ کی پرمسرت اور بابرکت تقریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز عید پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

قادیان ۲۸ ظہور / اگست ۔ آج یہاں عیدالاضحیہ کی پرمسرت اور بابرکت اسلامی تقریب قربانی و ایثار کی حقیقی روح اور جذبہ کے ساتھ انتہائی پرسکون ماحول میں منعقد ہوئی جس میں مقامی احمدی احباب و مستورات اور بچوں کے علاوہ مضافات قادیان سے آئے ہوئے قریباً تین صد غیر از جماعت مسلمان بھائی بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ شامل ہوئے۔

لوکل انجمن احمدیہ کی جانب سے شائع شدہ پروگرام کے مطابق ٹھیک ½ ۸ بجے صبح محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی اقتداء میں مردوں نے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات نے لاؤڈ اسپیکر کی مدد سے مسجد مبارک اور اس سے ملحقہ دالان حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں نماز عید پڑھی۔ حسب سابق اس مرتبہ بھی مسجد اقصیٰ کے صحن کو نمازیوں کی کثرت تعداد کے پیش نظر شامیانوں سے مسقف کیا گیا تھا۔ عیدالاضحیہ کا دوگانہ پڑھانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی نے مناسب موقعہ ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے سب سے پہلے تہنیت عید پر مشتمل وہ روح پرور برقی پیغام پڑھ کر سنایا جو پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و عنایت لندن سے بطور خاص اس مبارک و مسعود موقعہ کے لئے ارسال فرمایا تھا۔ حضور ایدہ اللہ الودود کے اس بصیرت افروز پیغام کا اردو ترجمہ قارئین بدر کے افادہ کے لئے اسی صفحہ پر علیحدہ پیش کیا جا رہا ہے۔

ازاں بعد محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے انتہائی دلنشین اور اثر انگیز پیرائے میں عیدالاضحیہ کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے اندر پوشیدہ قربانی و ایثار کی حقیقی اسلامی روح کو اجاگر کیا۔ آپ نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے موصولہ تہنیت عید پر مشتمل برقی پیغام کی روشنی میں تمام افراد جماعت کو اس امر کی تلقین فرمائی کہ وہ امام ہمام ایدہ اللہ الودود کے منشاء گرامی کے مطابق احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے لئے اسی نوع کی عظیم اور جلیل القدر قربانیاں پیش کرتے چلے جانے کا عزم بالجزم کریں جو اولوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور سیدنا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہم السلام نے توحید باریتعالیٰ کے قیام کے لئے پیش کی تھیں اور جن کا موجودہ نازک دور ہم سے بطور خاص تقاضا کرتا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنا بصیرت افروز خطاب جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ سیدنا حضرت ابراہیم اور آپ کے لخت جگر سیدنا حضرت اسماعیل علیہم السلام کی ان مقبول بارگاہ الٰہی دعاؤں اور جلیل القدر قربانیوں ہی کا ثمرہ تھا جو وجہ تخلیق کائنات سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عظیم الشان بعثت عمل میں آئی اور ہمیں ایمان کی بیش بہا دولت نصیب ہوئی اگر ہم چاہتے ہیں کہ دنیا کے دوسرے انسان بھی ایمان کی اس دولت سے مالا مال ہوں تو ہم میں سے ہر فرد جماعت کو اپنے اپنے دائرے میں داعی الی اللہ بننا ہوگا اور غلبہ اسلام کی ساعتوں کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے مثالی قربانیاں پیش کرنی ہوں گی۔ عیدالاضحیہ ہمیں اپنے اندر قربانی و ایثار کا یہی جذبہ بیدار کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس تلقین پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ عید کے آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اندرون و بیرون ملک سے آمدہ تہنیت عید پر مشتمل متعدد برقی پیغامات کا ذکر کیا اور تمام افراد جماعت کیلئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی۔ بعدہ آپ نے پرسوز اجتماعی دعا کروائی جس میں تمام حاضرین شامل ہوئے۔

اجتماعی دعا کے بعد تمام احباب نے باہم ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر عیدالاضحیہ کی دلی مبارکباد پیش کی۔ اس موقعہ پر احباب کی ایک کثیر تعداد نے باقاعدہ ایک انتظام کے تحت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے بھی مصافحہ و معانقہ کا شرف حاصل کیا۔ نماز عید کے بعد لوکل انجمن احمدیہ کی طرف سے بیرونی جماعتوں کے ان مخلصین کی طرف سے قربانی کا اجتماعی انتظام کیا جنہوں نے اس غرض کیلئے محترم حضرت امیر صاحب مقامی کو رقوم بھجوائی تھیں۔ بہت سے مقامی احباب نے بھی سنت ابراہیمی کی تقلید میں قربانیاں پیش کیں۔ انفرادی اور اجتماعی قربانیوں کا یہ سلسلہ مسلسل تین روز تک جاری رہا۔

حسب سابق اس مرتبہ بھی مضافات قادیان سے آنے والے مسلمان بھائیوں کی لنگر خانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پرتکلف ضیافت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ برادران ملت کو عید سعید کی حقیقی مسرتوں سے ہمکنار کرے اور ہمیں غلبہ اسلام کی سچی اور دائمی خوشیاں دیکھنی نصیب کرے۔ آمین

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

تہنیت عید پر مشتمل برقیہ

عیدالاضحیہ کے بابرکت موقعہ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کے نام مرسلہ برقی پیغام میں حضور انور نے فرمایا:-

"عیدالاضحیہ کی اس تقریب سعید پر تمام احباب کو میری طرف سے السلام علیکم اور پرخلوص پیغام تہنیت پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عزم و توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسی کی خاطر وہ قربانیاں پیش کر سکیں جو بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں۔ یہی ہماری حقیقی عید ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی محبت سے نوازے۔" (آمین)

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

تحریک دعائے خاص

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ بین الاقوامی سطح پر جماعت احمدیہ کے خلاف کی جانے والی منظم اور ناپاک سازش کے تحت مورخہ ۲۰ ... کی رات کو احمدیہ دارالتبلیغ اوسلو (ناروے) میں خطرناک بم پھینکا گیا جس کے نتیجہ میں عمارت کو شدید نقصان پہنچنے کے علاوہ محترم کمال یوسف صاحب مشنری انچارج کی اہلیہ محترمہ کو چوٹیں بھی آئیں۔ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی اور ان کے بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے قارئین بدر کی خدمت دعا کی خصوصی درخواست ہے۔

(خاکسار عبدالحفیظ ماہر مقیم اوسلو (ناروے))

درخواست دعا

مکرم اکبر علی صاحب حیدرآباد اپنے بیٹے عزیزہ اولاد احمد سلمہ کی ۱-۳-۱ کے امتحان میں نمایاں کامیابی، داماد جو نیمانور میں رہتے ہیں کے کاروبار کے بابرکت ہونے اور جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

مدیر مسئول ہفت روزہ "تقاضے" لاہور کے نام ایک مراسلہ

مکرمی مدیر صاحب ہفت روزہ "تقاضے"

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب حنیف رامے کا بیان "یہ کیسی دوستی ہے یا کیسی دشمنی" اور اس پر بعض دیگر حضرات کی آراء اس وقت میرے سامنے ہیں۔ میں نہ تو حنیف رامے صاحب کی تائید کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی ملک کے نامور علماء کے متعلق کوئی تجزیہ پیش کرنے کا حقدار ہوں۔ صرف ایک بات آپ کی خدمت میں پہنچانا چاہتا ہوں۔ امید ہے قارئین تک پہنچا کر انصاف کے اس معیار کو قائم کریں گے جو نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کا قرار دیا ہے۔

اصل سوال جو حنیف رامے صاحب نے اٹھایا وہ یہ تھا کہ کیا احمدیوں کے سینوں سے اور ان کے معابد سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو مٹانا جائز ہے؟!

اس سوال کا جواب دینے کے بجائے ہمارے تمام مضمون نگار حضرات نے اپنا سارا زور اس بات کے ثابت کرنے پر صرف کر دیا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور وہ مسلمانوں کا لبادہ اوڑھنا چاہتے ہیں۔ اصل سوال کا جواب ہر مضمون میں تقریباً نظر انداز!

جو سوال حنیف رامے صاحب نے اٹھایا ہے یہی سوال وفاقی شرعی عدالت میں قادیانیوں کے وکیل مسٹر مجیب الرحمٰن نے بھی اٹھایا تھا اس کا جواب عدالت کے فاضل جج صاحبان نے قرآن و سنت سے استدلال اور مختلف اہل علم اصحاب کی آراء سننے کے بعد دیا۔ اس وقت "قادیانیوں کے بارے میں شرعی عدالت کا فیصلہ" میرے سامنے ہے، جو دار العلم ماڈرن دے بلڈنگ اسلام آباد نے شائع کیا ہے۔ اس کا مستند ترجمہ جناب محمد بشیر صاحب ایم اے نے کیا ہے اس کا متعلقہ حصہ بلا تبصرہ جناب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں (کہ عدالت کے فیصلے پر) یا اس کی کسی بات کے بارہ میں تجزیہ توہین عدالت کا مرتکب بھی بنا سکتا ہے اور پھر یہ کہ اعلیٰ عدالتی فیصلہ خود ہی اتنا جامع ہے کہ اس پر کسی تبصرہ کی ضرورت ہی نہیں۔ اب عدالت کے متعلقہ حصہ کا ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

محترم چیف جسٹس صاحب لکھتے ہیں!

عدالت کی روداد کا اقتباس

"چوتھے نکتہ پر، جس میں عقیدے کی آزادی اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق شامل ہے مسٹر مجیب الرحمٰن نے کہا کہ اس بارہ میں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں!

(۱) کیا اسلام کسی غیر مسلم کو اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرنے کا حق یا اجازت دیتا ہے؟

(۲) کیا اسلام کسی غیر مسلم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دعوے میں صادق تسلیم کرنے کا حق یا اجازت دیتا ہے؟

(۳) کیا اسلام غیر مسلم کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ قرآن کریم کو ایک اچھے نظام حیات کی حامل اور قابل اطاعت کتاب تسلیم کرے؟

(۴) کیا کسی غیر مسلم کو اجازت ہے یا نہیں کہ وہ اگر چاہے تو قرآن کریم کے احکام پر عمل کرے

(۵) اگر جواب نفی میں ہے تو اس نفی کی تائید میں قرآن و سنت کا حکم کہاں ہے؟"

(قادیانیوں کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ" صفحہ ۱۷۴، صفحہ ۱۷۵ مترجم محمد بشیر ایم اے شائع کردہ دار العلم ماڈرن دے بلڈنگ اسلام آباد)

ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے جناب چیف جسٹس صاحب اپنا فیصلہ تحریر فرماتے ہیں

مسٹر چیف جسٹس کا فیصلہ

"مسٹر مجیب الرحمٰن کے پہلے چار سوالوں کا جواب اثبات میں دینا ہوگا۔ کسی غیر مسلم کے اس حق پر ایسی کوئی آئینی، قانونی یا شرعی پابندی نہیں ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دعویٰ میں سچا تسلیم کرے، قرآن کریم کو اچھے دستور حیات کا حامل تسلیم کرے اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہو چار سوالوں کے مثبت جواب کے بعد پانچواں سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۱۸۲

(قادیانیوں کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ)

میرا خیال ہے کہ وفاقی شرعی عدالت کے محترم چیف جسٹس صاحب کے اس فیصلے کے بعد یہ بحث ختم ہو جائے گی کیونکہ فاضل چیف جسٹس نے قادیانیوں کو یہ حق دے دیا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار و اعلان کر سکتے ہیں۔ قرآن کریم کو خدا کی آخری اور مکمل کتاب مان کر اس کے احکام پر عمل کر سکتے ہیں۔ روزہ نماز، حج ادیان کے متعلقات سب کچھ اس میں آ گئے نیز کلمہ طیبہ کا اقرار و اعلان بھی۔ اب جو شخص قادیانیوں یا احمدیوں کو کلمہ طیبہ پڑھنے اپنی عبادت گاہوں پر کلمہ شریف یا قرآنی آیات لکھنے اور اسلامی تعلیمات میں سے کسی بھی تسلیم پر عمل پیرا ہونے سے روکتا ہے تو وہ توہین عدالت کا مرتکب ہوتا ہے اور پاکستان کی عدالت عالیہ کے فیصلے کو پامال کر کے خود کو قومی مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کرتا ہے۔

آپ کا خیر اندیش

سلطان احمد (گلشن کالونی فیصل آباد)

(بشکریہ ہفت روزہ "تقاضے" لاہور یکم تا ۱۵ مارچ ۱۹۸۵ء)

منقولہ

حکومت پاکستان کی طرف سے بنیادی انسانی حقوق کی پامالی پر

اقوام متحدہ کا اظہارِ تشویش

جنیوا ۱۳ اگست (اے۔ پی) حکومت پاکستان کی طرف سے سولہ ماہ قبل جاری کردہ آرڈیننس جس سے انسانی حقوق کی پامالی ہوئی ہے پر یو این او کے پینل نے گہری تشویش ظاہر کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو خبردار کیا ہے کہ یہ اندھا قانون اقلیتوں کے افراد کو کثیر تعداد میں پاکستان سے نکلنے پر مجبور کرے گا۔

پینل نے ایک قرارداد دو کے مقابلے میں دس ووٹوں سے پاس کرتے ہوئے یہ وضاحت کی کہ آرڈیننس نمبر ۲۰ مجریہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء بنیادی انسانی حقوق، شخصی آزادی، آزادی ضمیر، آزادی مذہب اور آزادی اظہار خیال کے سراسر منافی ہے اور اقلیتوں کے مذہبی حقوق جس میں ان کے مذہب کو اختیار کرنا اور اس کی تبلیغ کرنا شامل ہے۔ کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہا ہے۔

اس قرارداد کو پاس کرتے وقت چھ ممالک جن میں امریکہ، جارڈن، اور مراکش بھی شامل ہیں واک آؤٹ کر گئے تھے جبکہ ۱۰ ممالک نے قرارداد کے حق میں اور ۲ نے اس کے خلاف ووٹ دیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں خاص کر احمدیوں کے حالات قابل فکر ہیں۔ جو ان کی اکثریت کو پاکستان سے نکلنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔

جناب الیاس خان صاحب جو کہ جماعت احمدیہ لندن سے تعلق رکھتے ہیں اور اقوام متحدہ میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کر رہے ہیں انہوں نے آرڈیننس نمبر ۲۰ کے بارہ میں بتایا کہ اس آرڈیننس کی رو سے اگر جماعت احمدیہ کے ممبران اپنے آپ کو کھلے عام احمدی ظاہر کریں تو ان کے لئے تین سال قید بامشقت اور غیر معین حد تک جرمانہ بھی ادا کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پاکستان کے ۹۰ ملین لوگوں میں تین ملین احمدی ہیں جن کو حکومت پاکستان اپنی سستی شہرت اور ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے قربانی کا بکرا بنا رہی ہے۔

قرارداد میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اب تک جن لوگوں نے اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کی ہے ان کو کڑی سزائیں دی گئی ہیں۔ حتیٰ کہ ان میں سے کئی افراد کی جائیدادیں بھی ضبط کر لی گئی ہیں۔ متاثرہ جماعت کے لوگوں کے ساتھ ملازمتوں اور تعلیم میں بھی امتیازی سلوک برتا جا رہا ہے۔ پینل نے اپنی اس قرارداد میں حقوق انسانی کمیشن سے درخواست کی ہے کہ وہ حکومت پاکستان کو اپنا یہ آرڈیننس واپس لینے کی طرف توجہ دلائے۔"

(ترجمہ از روزنامہ "ٹریبیون" چندی گڑھ ۱۵ ستمبر ۱۹۸۵ء صفحہ ۱)

پاکستان میں احمدیہ فرقہ کے لوگ ہجرت کرنے پر مجبور

جائیدادیں قرق، مذہبی آزادی ختم، نوکریوں سے جواب

جنیوا یکم اگست (اے پی) پاکستان میں انسانی حقوق کی جو خلاف ورزی کی جا رہی ہے اس پر اتحادی سبھا کے ایک پینل نے تشویش کا اظہار کیا ہے پینل نے یہ وارننگ دی ہے کہ اگر یہ پالیسی جاری رہی تو اقلیتی مسلم فرقہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو جائیں گے اس پینل کی رپورٹ اتحادی سبھا نے منظور کر لی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان سرکار کی طرف سے ۲۸ اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری کردہ آرڈیننس اظہار رائے مذہب کی آزادی کی خلاف ورزی کرتا ہے اس میں مزید کہا گیا ہے کہ پاکستان میں صورتحال ایسی ہے کہ احمدیہ فرقہ کے لوگ وسیع پیمانہ پر ہجرت کے لیے مجبور ہو جائیں گے احمدیہ فرقہ کے ایک نمائندے نے بتایا کہ اس آرڈیننس کے ذریعہ کسی بھی مذہب کی تبلیغ عام احمدیہ فرقہ کا ممبر بننے کی پابندی لگا دی ہے اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے گا تو اسے تین سال قید اور بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان کی نو کروڑ آبادی میں چالیس لاکھ احمدیہ مسلمان ہیں سرکار انہیں بلی کا بکرا بنا رہی ہے رپورٹ میں کہا گیا۔ کہ جو لوگ اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں سزائیں دی جا رہی ہیں اور ان کی جائیداد قرق کی جا رہی ہے ان سے تعلیم اور ملازمتوں میں بھید بھاؤ کیا جا رہا ہے (روزنامہ ہند سماچار جالندھر ۱۲ ستمبر ۱۹۸۵ء صفحہ ۱)

ہیں کوئی اسمگلر رسٹ، کا ذبح کر رہا ہے کوئی کاریر اپنا کنبہ ساتھ لئے حیدر آباد جا رہا ہے کوئی پیدل ہی دوڑ رہا ہے قیامت کا سماں ہے دل دھڑک رہے ہیں چہروں پر خوف کا سایہ ہے دماغ سوزح بچار میں کوتاہ ہیں قدرت خداوندی نے اپنا تازیانہ صرف فضا میں لہرا کر چھوڑ دیا اور تھوڑے سے وقت میں حضرت انسان کو اپنی قدر و قیمت معلوم ہو گئی ادھر پہلے سے ایک عذاب بجلی کی لوڈ شیڈنگ کا ہے جس نے صنعت و زراعت کو نقصان پہنچانے کے علاوہ علمی و ادبی کام کرنے والوں اور طالب علموں کے لئے پریشانی پیدا کر رکھی ہے اور جس کی وجہ سے گھروں میں آسائش کے سامان بار بار اپنے وجود کا ماتم کرتے ہیں یہ اشارہ ہے کہ مشیت اگر صرف بجلی کی رو میں خلل ڈال دے تو ساری اقتصادی اور دفاعی اور گھریلو سرگرمیاں ماند پڑ جائیں۔ پھر ایک عذاب مسلسل دو سال سے وقت پر بارشیں نہ ہونے اور فصلیں خراب ہونے کا ہے جس کا ایک شاخسانہ اس سال نہری پانی کی وہ خوفناک کمی ہے کہ بھائی بھائی آپس میں لڑنے کو اتر آئے ہیں اور اس بہانے مخالف پاکستان قوتیں صوبائیت اور نسلیت کی جنگ کا الاؤ بھڑکانے میں مصروف ہو گئی ہیں شمالی اور جنوبی دونوں سرحدوں پر دشمن قوتیں پرے باندھے کھڑی ہیں اور ایک نے تو چھیڑ خانی بھی شروع کر رکھی ہے۔

اس حال زار میں گھری ہوئی قوم کے لیڈروں کا حال یہ ہے کہ کوئی کنفیڈریشن کا نعرہ بلند کر رہا ہے۔ کوئی اچھل اچھل کر روس کی آمد کا مژدہ عوام کو سنا رہا ہے کوئی بتا رہا ہے کہ میں نے اندرا گاندھی کو پاکستان پر حملہ کرنے کی دعوت دی تھی اور اب بھی اگر حملہ ہوا تو میں حملہ آور کا ساتھ دوں گا کوئی کہتا ہے کہ ریفرنڈم اور انتخابات اور اسمبلیاں سب غلط ہیں۔ لہٰذا نئے انتخابات ہونے چاہئیں کوئی کہتا ہے کہ منتخب نمائندے ریت کی بوریاں ہیں۔ یہی ہمارے اپنے ہی لیڈر ملک بارہا کا نشانہ بنا رہے ہیں اور عوام کو پریشان اور خوفزدہ اور مایوس کر رہے ہیں۔ فنکار ایسا ادب پیدا کر رہے ہیں جو اخلاقی قدروں کو ملیا میٹ کر رہا ہے۔ ٹیلی ویژن ہمارے تہذیبی چہروں کے خدوخال کو مسخ کر رہا ہے۔ عورت گھر سے نکلنے کے بعد اب دھوم دھڑلے سے اسٹیجوں پر ناچ اور گا رہی ہے۔ ثقافتی شو ہو رہے ہیں۔ کاروبار میں خیانت گھس گئی ہے ہر طرف بے ضابطگی ہے۔ غلاظت ہے۔ بو ہے، تشدد ہے، مار دھاڑ ہے، گندی آوازیں ہیں، بے ڈھنگا ٹریفک ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بڑے گھروں میں جرائم پل رہے ہیں اور جرائم کا سد باب کرنے والے خود مجرموں سے چار قدم آگے ہیں۔

اب فرمایئے کہ جس قوم کا یہ حال زار ہو، جہاں نماز سے رابطہ نہ ہو، روزے سے دلچسپی نہ ہو، قرآن سے پیار نہ ہو، کسی معاملے میں خدا کی آواز سنائی نہ دے رسول خدا کی پکار دل میں نہ اتر سکے۔ کیا وہاں رحمتیں اور نعمتیں نازل ہوں گی اگر ایسے حالات میں رحمتیں اور نعمتیں نازل ہو رہی ہوں تو وہ مزید غفلت اور خود فراموشی کا ذریعہ بنتی ہیں ایسے حالات میں جن سے ہم گزر رہے ہیں اندیشہ یہ کرنا چاہیئے کہ نافرمانی سے کام کرنے والے قوانین الٰہی کو کوئی بڑی ضرب نہ پڑ جائے اس وقت جو ناخوشگوار حالات سامنے آ رہے ہیں وہ تو محض افتتاحی علامات ہیں کسی بڑے طوفان کی۔

سو اس سے پہلے کہ خدا کے سامنے جھکیئے، لرزیئے اور کانپئے اور رو رو کے توبہ کیجئے اور اپنے رویوں کی اصلاح کیجئے اور اگر ایسا کرنا ہے تو جلد کیجئے ورنہ قدرت کی طرف سے تباہی کا کوئی ریلا آ گیا تو اس کی لپیٹ سے بچنے کا کوئی سامان نہ ہوگا۔

قرآن پوچھ رہا ہے کہ کیا "ابھی ایمان والوں کے لئے وہ وقت، نہیں آیا کہ خدا کی یاد سے ان کے دل لرز جائیں؟" ایمان جو سست ہو رہے ہیں متحرک ہوں، عقلیں جو بہری ہو گئی ہیں بیدار ہو جائیں؟ پیکے مقاصد جو ذہن سے اوجھل ہو گئے ہیں وہ پھر اجاگر ہو جائیں؟ دین کے فاصلے جو پس پشت ڈال دیئے گئے ہیں انہیں سامنے رکھا جائے؟ پاکستان کی وحدت اور ملت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باہمی محبت و اخوت کے دبے ہوئے شعاعات تازہ ہو جائیں؟

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی" (جنگ جون ۱۹۸۵ء)

استحکام اقتدار کے لئے اسلام کا نعرہ

"لاہور (رپورٹر) قومی اسمبلی کے ارکان سید اسعد گیلانی، نیا تحت بلوچ اور حافظ سلمان بٹ نے مشترکہ بیان میں صدر ضیاء الحق کی مری میں تقریر کے بعض حصوں کو حقائق سے بالکل منافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ کہنا درست نہیں کہ قومی اسمبلی کو قائم ہوئے چھ ماہ ہو چکے ہیں لیکن کسی نے اسلامی نظام کے نفاذ کی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ تحریک اسلامی سے رابطہ ارکان قومی اسمبلی نے قومی اسمبلی کے پہلے باقاعدہ اجلاس میں شریعت بل کے نام سے اسلامی نظام کے نفاذ کی عملی تدابیر قرآن و سنت کو تمام قوانین پر بالادست قرار دینے کا بل پیش کیا لیکن حکومتی بنچوں کی طرف سے کسی قسم کا مثبت ردعمل کا مظاہرہ نہیں کیا گیا۔ خود جنرل ضیاء کا ۸ سال کے طویل عرصہ پر محیط مارشل لاء میں جبکہ وہ ہر قسم کے سیاہ و سفید کے مالک رہے اسلامی نظام کو نافذ کرنے کے لئے کوئی مثبت قدم نہیں اٹھایا انہوں نے کہا کہ اسلامی نظام کے عملی نفاذ کے لئے لوگوں کو اسلامی انصاف مہیا کرنے، سود کی لعنت سے نجات حاصل کرنے اور اسلامی شریعت بل میں دیئے گئے بنیادی حقوق مہیا کرنے کی کوئی بھی کوشش نظر نہیں آتی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ گزشتہ ۸ سال میں اسلامی نظام کے نعرہ کو محض اپنے اقتدار کو مستحکم کرنے اور طول دینے کے لئے استعمال کیا گیا۔"

(جنگ ۵ جولائی ۱۹۸۵ء)

دروغ گوئی کی پناہ گاہ۔ مدیر الفرقان کے نام ایک مکتوب

محترمی! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد مجلس تحفظ ختم نبوت ہر قسم کے مجرموں کی پناہ گاہ بن جائے گی اور قانون ایسے ہر شخص پر جب بھی گرفت کرنے لگے گا وہ جھٹ سے اس کی پناہ میں آ کر ایک بیان قادیانیوں کی مذمت میں جاری کرے گا "مجاہد اسلام" بن جایا کرے گا اور اس کے تمام جرائم کی پردہ پوشی گویا فرض ہو جائے گی۔ اس سلسلہ سے تعلق رکھنے والی دو خبریں ملاحظہ ہوں کس طرح حیدر آباد کے مولوی صاحب نے اپنی مسلسل دروغ گوئی کی پردہ پوشی کے لئے مجلس ختم نبوت کی آڑ لی ہے۔

پہلی خبر:-

"حیدر آباد (نمائندہ جنگ) مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کی طرف سے مجلس کے نئے دفتر واقع لطیف آباد نمبر ۲ میں قومی اسمبلی کے رکن مولانا وصی مظہر ندوی کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا جس میں معززین شہر علماء کے علاوہ مجلس کے کارکنوں نے شرکت کی۔ قومی اسمبلی کے رکن مولانا وصی مظہر ندوی نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں اور رہنماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہو چکا ہے اور وہ کھلم کھلا تبلیغ کر رہے ہیں اور قانون پر عملدرآمد نہیں ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیوروکریسی قادیانیت کو تقویت پہنچا رہی ہے۔"

(جنگ کراچی ۲۰ مئی ۱۹۸۵ء ص ۸)

دوسری خبر:-

اور یہ جاننے کے لئے کہ یہ مولانا بھاگے بھاگے مجلس تحفظ ختم نبوت کی گود میں کیوں جا بیٹھے ہیں یہ دوسری خبر ملاحظہ کریں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ عادی مجرموں کی پناہ گاہ کونسی ہے۔

"حیدر آباد (نمائندہ جنگ) بلدیہ اعلیٰ حیدر آباد کے سابق کونسلر عبد الجبار صدیقی نے کمشنر حیدر آباد ڈویژن کو ایک درخواست دی ہے جس میں کہا ہے کہ وہ بلدیہ حیدر آباد کے سابق چیئرمین مولانا وصی مظہر ندوی کے خلاف جو انکوائری کر رہے ہیں اس میں ان کو بھی فریق کی حیثیت سے شامل کیا جائے انہوں نے یہاں جاری کردہ ایک بیان میں بتایا کہ جنٹ شہر ہوٹل کونسل سندھ نے وصی مظہر ندوی پر دروغ گوئی کے الزام میں ۵۰۰ روپے جرمانہ کیا ہے اور کہا کہ اس ٹریبونل نے نمبر اربن بنام حیدر آباد میونسپل کارپوریشن ہوٹل سنٹر لطیف آباد کے مقدمہ میں دو بار ان پر دروغ گوئی کے الزام میں ۵۰۰ روپے جرمانہ کیا اور مولانا ندوی نے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے دونوں جرمانوں کی رقم بلدیہ کے فنڈز سے ادا کی جو سراسر غیر قانونی تھا۔

ہوتا تھا کہ حال ہی میں حیدرآباد کے فرسٹ سینیئر سول جج نے مولانا سمیع مظہر ندوی کے خلاف ایک اور دروغ گوئی کے مقدمہ میں دفعہ ۱۰۷ کریمنل پروسیجر کوڈ کے تحت نوٹس جاری کیا ہے۔" (جنگ ۲۲ مئی ۱۹۸۵ء صفحہ)

والسلام۔ خاکسار۔ نصیر احمد راجپوت۔ کراچی)

(بشکریہ روزنامہ ۸ جون ۱۹۸۵ء صفحہ)

مارشل لاء کے آٹھ سال

آٹھ سال کے دوران مارشل لاء نے ملک کی سیاسی زندگی اور دستوری ارتقاء، بنیادی حقوق اور عدلیہ کی آزادی، داخلی و خارجی حکمت عملیوں اور قومی زندگی کے دوسرے پہلوؤں پر کیا اثر ڈالا ہے یہ ایک تفصیلی موضوع ہے جس پر لکھنا اور اس سے کما حقہٗ انصاف کرنا اس وقت ممکن نہیں اس پر آئندہ کا مؤرخ ہی پوری طرح روشنی ڈال سکے گا۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر اس دور کے اسلامیت اور شرافت کا دور ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے تو اسے قانون و دستور اور بنیادی حقوق اور جمہوری آزادیوں کی نفی کا دور بھی کہا جاتا ہے۔ ۵ جولائی ۱۹۷۷ء سے ۵ جولائی ۱۹۸۵ء کے آٹھ سال تو اب تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں اور ان پر آخری فیصلہ (VERDICT) اپنے وقت پر آئے گا ارباب اختیار اب بھی مارشل لاء کی جلد از جلد تنسیخ اور جمہوریت کاملہ کی بحالی (جس کا ایک تقاضا آئینی ترامیم کا خاتمہ بھی ہے) کا راستہ اختیار کرلیں تو مارشل لاء کے نقصانات کو محدود کرنا شاید ممکن ہو سکے اور انتہا پسندانہ نعروں کا سدباب ہو سکے لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا اور ملک مکمل جمہوریت کی منزل کی طرف نہ بڑھ سکا تو نہیں کہا جا سکتا کہ آنے والا وقت ہمارے لئے کیسے نتائج لے کر آئے گا۔"

(جنگ ۵ جولائی ۱۹۸۵ء)

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن اور اس کی قرار دادیں

لندن (جنگ نیوز) پچھلے ہال لندن میں آج (مورخہ ۸/۸۵ ناقل) بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے علماء دین سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے مولانا سید اسعد مدنی، مولانا ... مولانا ضیاء القاسمی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، اسلامی ... سید عبد القادر آزاد، شیخ عبد الحق عابد، حاجی صادق جو سعودی سفارت خانہ سے آئے تھے، شیخ زہران خطیب ایجنٹس پارک لندن مسلم سنٹر، ... ہاشمی، محمد حنیف ... مولانا فضل الٰہی، ... مولانا عبد الرشید ربانی، قاری اسماعیل رشید ربانی ... مولانا محمد منظور عالم، قاری تنویر الحق، مولانا ضیاء الحق نے خطاب کیا۔ جبکہ کانفرنس میں آٹھ قرار دادیں منظور کی گئیں۔

قرار داد نمبر ۱:۔ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کا یہ اجتماع عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانی گروہ کے سدباب کے سلسلہ میں عالم اسلام میں بڑھتی ہوئی بیداری پر اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور تحریک ختم نبوت میں خدمات سرانجام دینے والے تمام مسلم مکاتب فکر کے قائدین اور کارکنوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے قادیانیت کے خلاف رابطہ عالم اسلامی، مؤتمر عالم اسلامی، سعودی عرب، پاکستان، متحدہ عرب امارات کویت، ملیشیا، مصر، اور دیگر مسلم حکومتوں کے اقدامات کا خیر مقدم کرتا ہے اور دیگر تمام مسلم حکومتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تقاضوں کی تکمیل کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور قادیانیت کی تبلیغ و اشاعت کی سرگرمیوں پر پابندی لگانے کے فوری اقدامات کریں۔

قرار داد نمبر ۲:۔ یہ اجتماع بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد میں عملی و اخلاقی حمایت کرنے والے تمام علماء کرام، مسلم مکاتب فکر کے اداروں اور مقامی اخبارات کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور اس تاریخی حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ تحریک ختم نبوت کی اب تک کی کامیابیاں تمام مسلم مکاتب فکر کے باہمی اتحاد اور مشترکہ مساعی کا ثمر ہیں اور آئندہ بھی قادیانی فتنہ کا سدباب کرنے کی غرض سے تمام مسلم مکاتب فکر کے درمیان اتحاد و اشتراک ضروری ہے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ مسلمانوں کی والہانہ عقیدت و محبت اور عقیدہ ختم نبوت ہی آج کے دور میں تمام مسلمانوں کے باہمی اتحاد کی سب سے مضبوط و مستحکم بنیاد ہے۔ بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس عالمی سطح پر اس مقدس مشن کے لئے تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں کو اتحاد و اشتراک کی دعوت دیتے ہوئے انٹرنیشنل ختم نبوت مشن کے سربراہ الشیخ عبد الحفیظ مکی کو اختیار دیتا ہے کہ وہ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ضروری اقدامات کریں۔

قرار داد نمبر ۳:۔ یہ اجتماع برطانیہ سمیت دنیا کی تمام حکومتوں کو اس حقیقت حال کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے کہ قادیانی امت مسلمہ سے قطعی طور پر ایک الگ امت ہے جس نے ایک نئے نبی کو تسلیم کرکے خود کو مسلمانوں سے الگ کر لیا ہے۔ لیکن یہ گروہ اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص شعائر و علامات کو استعمال کرکے اشتباہ و التباس کی صورت برقرار رکھنا چاہتا ہے جو مسلمہ قانونی اور اخلاقی تقاضوں کے غیر منافی ہے۔ اس لئے تمام حکومتوں کو چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی تشخص و امتیاز کے مسلمہ حق کا احترام کرتے ہوئے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ مذہبی گروہ قرار دیں اور مسلمانوں کے مخصوص اداروں مناصب و حقوق اور نمائندگی سے اس گروہ کو الگ کرتے ہوئے اسے تمام معاملات میں ایک الگ امت کی حیثیت سے نمائندگی دیں۔

قرار داد نمبر ۴:۔ یہ اجتماع پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان کو توجہ دلاتا ہے کہ ان اقدامات کے عملی تقاضوں کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے اور فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے اور کلیدی آسامیوں کو قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں اور دہریوں کے لئے قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ یہ اجتماع اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلاتاخیر یہ اقدامات نافذ کرکے صدارتی آرڈیننس کو نتیجہ خیز بنایا جائے۔

قرار داد نمبر ۵:۔ یہ اجتماع پاکستان میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی شدید مذمت کرتا ہے جن کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کو اڑھائی سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ کے ساتھ ساتھ ساہیوال، سکھر اور میرپور خاص میں نصف درجن مسلمانوں کی شہادت کے المناک واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ قادیانی گروہ کی یہ اشتعال انگیز روش پاکستان میں امن عامہ کے لئے مستقل چیلنج کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ گروہ عالمی استعماری قوتوں کے آلۂ کار کی حیثیت سے پاکستان میں امن عامہ کی صورت حال کو بگاڑ کر بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی راہ ہموار کر رہا ہے یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جارحیت کے سدباب کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ مولانا محمد اسلم قریشی کو جلد از جلد بازیاب کیا جائے اور ان کے اغواء کے کیس میں ان کے ورثاء کے مطالبہ کے مطابق مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ نیز ساہیوال، سکھر اور میرپور خاص کے شہدائے ختم نبوت کے قاتلوں کو جلد از جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لندن ۵ جولائی ۱۹۸۵ء)

سیرت آنحضرتؐ بقیہ ص ۹

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں ——— چاہیئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ "خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ تم میں سے وہ اچھا ہے جو اپنے اہل کیلئے اچھا ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۱۸-۴۱۷)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ❖

دار التبلیغ مدراس میں عیسائی نمائندہ کے ساتھ دلچسپ تبادلۂ خیالات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ کسر صلیب کا ایک زندہ اور تازہ نشان

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

چند روز قبل ایک مقامی عیسائی مشن کے نمائندہ کے ساتھ احمدیہ مسلم مشن میں مختصر تبادلۂ خیالات کے بعد طے پایا کہ مورخہ ۱۱/۸/۸۵ کو ہمارے مشن ہاؤس میں ہی باقاعدہ مناظرہ کی شکل میں دوبارہ تبادلہ خیالات ہو۔ جس میں توحید اور راہ نجات کے عنوانات پر تقاریر کی جائیں۔

چنانچہ اس پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۱ اگست ۸۵ء بروز اتوار شام کے ۶ بجے احمدیہ مشن ہاؤس میں مکرم محمد نعیم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر جماعت احمدیہ مدراس کی زیر صدارت یہ تقریب منعقد ہوئی۔ عیسائی مشن کی طرف بطور نمائندہ MR. ANTONY تشریف لائے چند عیسائی دوستوں کے علاوہ بنگالیہ شریک کالج کے کچھ طلباء بھی اس مجلس مذاکرہ سے مستفید ہونے کے لئے موقعہ پر موجود تھے۔

سب سے پہلے خاکسار نے توحید کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ ابتداء آفرینش سے خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ ہر زمانہ اور ہر قوم میں اپنے مامور و مرسل مبعوث کرتا رہا ہے۔ ان مامورین من اللہ کی آمد کی غرض ہمیشہ یہ رہی ہے کہ گم کردہ راہ انسان کو ہدایت دے کر اُس کا خدائے واحد کے ساتھ ربط پیدا کیا جائے اور خدا کی توحید قائم کی جائے۔ اسی مقصد کے پیش نظر خدا تعالےٰ نے حضرت یسوع مسیح کو بھی مبعوث فرمایا۔ آپ نے آکر واحد لاشریک خدا کی توحید کے قیام کے لئے یہ تعلیم دی۔

"خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھو۔"

(متی ۲۲:۳۷)

"سوائے ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔ اگرچہ آسمان اور زمین میں بہت سے خدا کہلاتے ہیں۔ چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔"

(۱کرنتھیوں ۸: ۴-۶)

"سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔"

(افسیوں ۴:۶)

خاکسار نے نئے اور پرانے عہد ناموں سے توحید کے بارے میں تعلیمات پیش کرنے کے بعد بتایا کہ حضرت یسوع مسیح نے کبھی بھی خدائی کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ ساری بائبل میں سے ایک آیت بھی ایسی پیش نہیں کی جاسکتی جس میں حضرت مسیحؑ نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو صرف خدا تعالےٰ کا ایک مامور اور مرسل قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔"

(یوحنا ۱۷:۳)

خاکسار نے بتایا کہ جس طرح تمام انبیاء پر اُن کے مخالفین الزام تراشیاں کرتے رہے تھے اور انہیں اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بناتے رہے اُسی طرح حضرت یسوع مسیح کے خلاف بھی یہودی علماء نے مختلف الزام تراشیاں کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا کہ آپ پیدائش اور وفات کے لحاظ سے نعوذ باللہ لعنتی تھے۔ خاکسار نے وضاحت سے بتایا کہ قرآن مجید نے ہی حضرت مسیحؑ کو اُن کی پیدائش اور وفات کے لحاظ سے پاک باز قرار دیا ہے۔

خاکسار نے حضرت مسیح ناصریؑ کو خدا ثابت کرنے کے لئے بائبل سے جو دلائل پیش کئے گئے تھے بائبل ہی کے مختلف حوالوں سے ان کی تردید کی۔

خاکسار کی اس تعارفی تقریر کے بعد عیسائی نمائندہ نے اپنی تقریر شروع کی۔ انہوں نے خاکسار کی تقریر پر کسی قسم کا تبصرہ کئے بغیر اپنے فرسودہ عقائد کا اعادہ کرتے ہوئے بتایا کہ آدم کا گناہ تمام بنی نوع انسان میں سرایت کر گیا جس کی وجہ سے ہر بچہ گنہگار پیدا ہوتا رہا۔ نوع انسان کو اس موروثی گناہ سے نجات دینے کے لئے خدا نے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع مسیح کو دُنیا میں بھیجا۔ انہوں نے تمام بنی نوع انسان کے گناہوں کو اپنے سر لے کر صلیب پر جان دی۔ اب دُنیا کی نجات یسوع مسیح کی صلیبی موت پر ایمان لانے کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ انہوں نے اپنے اس عقیدے کو غیر منطقی طریق پر مختلف قصوں اور کہانیوں کی مدد سے بیان کیا۔

اس تقریر کے بعد طے شدہ فیصلہ کے مطابق سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس گفتگو میں احباب جماعت نے پوری دلچسپی سے حصہ لیا۔ ان میں مکرم مولوی محمد علی صاحب مکرم میران شاہ صاحب، مکرم منصور احمد صاحب اور مکرم محی الدین میم صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ خدا تعالےٰ کا عجیب تصرف ہے کہ ہر سوال کے بعد مذکورہ عیسائی مناد مبہوت الذی کفر کے مصداق حیران و پریشان ہو کر صحیح جواب دینے کی بجائے مختلف پینترے بدلتے رہے۔ اور بار بار یہ کہتے رہے کہ میں نے پوری طرح تیاری نہیں کی تھی یا یہ کہ اس موضوع پر میں نے گہرا مطالعہ نہیں کیا تھا.... میں پوری تیاری کے ساتھ نہیں آیا ہوں (حالانکہ یہ پروگرام کئی دن پہلے سے طے شدہ تھا) ایک موقعہ پر انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ میں کئی مسلمانوں اور اُن کی تنظیموں کو تبلیغی گفتگو کی دعوت دیتا رہا ہوں۔ لیکن کوئی بھی اس کے لئے تیار نہیں ہوا مگر یہاں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں کہ اس مشن کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہر شخص عیسائیت کے بارے میں گہرا مطالعہ رکھتا ہے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کے تمام سوالات کا تسلی بخش جواب میں اگلی نشست میں ضرور دوں گا۔ عیسائی نمائندہ کی اس گفتگو سے تمام سامعین نے اس بات کو اچھی طرح محسوس کر لیا ہے کہ مبلغ عیسائیت بہت پریشانی میں مبتلا ہیں۔ اور کوئی جواب اُن سے بن نہیں پڑ رہا۔ اس صورت حال کو دیکھتے ہوئے صاحب صدر نے اجلاس کی برخواستگی کا اعلان کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسر صلیب کا عظیم الشان فریضہ جس کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ سر انجام دیا ہے اس کی ایک زندہ اور عظیم الشان تصویر مشن ہاؤس میں دیکھنے کو ملی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس تقریب کے بعد تمام سامعین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور معزز مہمان کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ رخصت کیا گیا۔

ولادت

دختر ام عزیزہ طاہرہ صدیقہ سلمہا (اہلیہ عزیزم سید افتخار حسین صاحب ابن مکرم سید عمر صاحب کاچی گوڑہ۔ بلدیہ حیدر آباد) کو اللہ تعالےٰ نے ۱۵/۸/۸۵ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "سید راشد احمد وقاص" رکھا ہے۔ سید افتخار حسین صاحب نے اس خوشی میں پچاس روپیہ درویش فنڈ اور اعانت بدر کے لئے دیئے ہیں۔ احباب سے نومولود کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷/۸/۸۵ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی۔ نے محترمہ حامدہ بیگم صاحبہ دختر محترم عباد اللہ صاحب گیانی مقیم میامی (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کے نکاح کا پندرہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم عزیزم حسن منظر صاحب ایم اے۔ ابن مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول) قادیان کے ساتھ اعلان فرمایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔ آمین

ادارہ ملک صلاح الدین درویش انچارج وقف جدید قادیان

سالانہ رپورٹ کارگزاری مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کی سالانہ رپورٹ کارگزاری کسی بھی صورت میں ۲۵ر تبوک (ستمبر) ۱۳۶۴ ہش ۱۹۸۵ء سے پہلے پہلے دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اس تاریخ کے بعد ملنے والی رپورٹوں کو سالانہ اجتماع کے موقعہ پر موازنۂ مجالس میں شامل کیا جانا ممکن نہیں ہوگا۔ اُمید ہے جملہ قائدین کرام اس امر کو بطورِ خاص ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی پابندی فرمائیں گے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلانِ نکاح

خاکسار کی نسبتی بہن عزیزہ زینت پروین سلمہا بنت مکرم سیّد شاہد حسین صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی (بہار) کا نکاح عزیز نصیر احمد شیخ ابن مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب۔ ساکن قند سعادہ وادی لولاب، کشمیر کے ساتھ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ ۸ ۸۵ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مبلغ چھ ہزار روپے (-/۶۰۰۰) حق مہر پر پڑھا۔

قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ یونس احمد کارکن تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن

نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

(۱) اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دُعاؤں کے طفیل خاکسار کی اہلیہ محترمہ زکیہ انور صاحبہ نے امسال بھاگلپور یونیورسٹی سے ایم۔اے (اُردو) کے امتحان میں فرسٹ کلاس حاصل کرکے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

موصوفہ کی اس اعلیٰ کامیابی کی خوشی میں مبلغ ۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے قارئین کی خدمت میں ان کی دینی اور دُنیاوی ترقیات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ انور حسین ایم اے سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانپور ملکی

(۲) خاکسار کی بچی عزیزہ منصورہ صدیقہ بشریٰ نے بفضلہ تعالیٰ امسال کیرالا ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے لئے گئے S.S.L.C کے امتحان میں ۴۲۴/۶۰۰ نمبر حاصل کرکے فرسٹ ڈویژن کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی ہے قارئین بدر و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصول کا پیش خیمہ بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین

خاکسار۔ ایم۔ عبدالسلام مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کوشار (تامل ناڈو)

(۳) مکرم سیّد ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ جمشید پور کی دو بچیوں عزیزہ نکہت سلطانہ نے بی۔اے آنرز کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں اور عزیزہ ناز پروین نے ہائی سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ اس خوشی میں دونوں بچیوں نے مبلغ چالیس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم دونوں بچیوں کو یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ آمین

خاکسار۔ مظفر احمد ظفر مبلغ سلسلہ جمشید پور

لنڈن مشن کا پتہ

THE LONDON MOSQUE.
16 GRESSEN HALL ROAD. LONDON. SW. 18. 5 AL
ENGLAND.

رُوحانی احتساب

وصیّت کی شرائط سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ کے افراد کو کس بلند معیار ایمان پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ حصّہ آمد و حصّہ جائیداد کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ہر موصی کے لئے واجب ہے کہ وہ متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

تمام متقی اور مخلص احمدی اشاعت اسلام کے لئے اپنی آمد و جائیداد کے ۱/۱۰ حصّہ سے لے کر ۱/۳ تک وصیّت کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیّت کے نظام کو مومن و منافق کے درمیان مابہ الامتیاز قرار دیا اور تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کے ساتھ ساتھ مسلسل مالی قربانی کے لئے نظام وصیّت مقرر فرمایا ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اس مقصد عظیم کو حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم میں فرماتے ہیں۔

"یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ اُن لوگوں کے ساتھ جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے جتلایا ہے کہ میرا اُنہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتے ہیں سو ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ اس نئے نظام کے بعد نئے سرے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے۔ مگر چاہیئے کہ اس میں لاف و گزاف نہ ہو۔"

پس احباب جماعت کو وصیّت کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے اور اپنے پیوند امام وقت کے ساتھ مضبوط کرنے کے لئے اپنے اموال کو اس نظر سے دیکھو کہ وہ کس حد تک پاکیزہ ہیں اور کس حد تک اُن میں نفس کی ملونی یا جھوٹ کی ملونی شامل ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ضروری اعلان

تحریک جدید کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر ۳۱ر اکتوبر کو ختم ہوتا ہے اور اس کے سال رواں کے اختتام میں اب صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت توجہ فرما کر اس سے پہلے پہلے سو فیصدی چندہ تحریک جدید ادا کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو بقایا داروں میں شمار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے فضلوں برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا رہے۔ آمین

جملہ عہدیداران و مبلغین و معلمین بھی احباب جماعت کو اس طرف توجہ دلا کر اور وصولی چندہ تحریک جدید کی کوشش کر کے جلد از جلد دفتر ہذا کو اطلاع دیں تاکہ سال رواں کے اختتام کے قبل سو فیصدی ادائیگی کرنے والی جماعتوں اور احباب جماعت کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دُعا کے لئے بھجوائے جا سکیں۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

تصحیح

بدر ۲۲ ظہور ۱۳۶۴ ہش صفحہ ۲ کالم ۲ عنوان زیر عنوان اعلان نکاح عزیزہ شمیم اختر بنت مکرم مستری منظور احمد صاحب ... بجائے ... سہو کتابت سے ... لکھی گئی ہے ... قارئین ... درست فرمالیں۔ (ادارہ)

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273905

CALCUTTA -700073.

اَلخَیرُ کُلُّہٗ فِی القُرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE: 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15 PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں

بی۔ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

... اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے!

• الیکٹرک انجینئرس • ... • الیکٹرک وائرنگ • موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI, (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون نمبرز

BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام صفحہ ۔۔ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل

نمبر ۵-۲-۱۸
تلک نگر
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ
23-5222
23-1652 } :ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

برائے:- ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA -700001

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹ ۷۰۰۰

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

M. PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201.

PHONE:- { OFFICE. 800.
RESI. 283.

ریگزین، نوم چمڑے، جینس اور وائیٹ سے تیار کردہ بہترین، معیاری اور پائیدار سوٹ کیس، بریف کیس، اسکول بیگ، ائیر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ، مردانہ)، ہینڈ پرس، تھیلا، پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹر کی خرید و فروخت اور بارٹر کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS

13 - SANTHOME HIGH ROAD,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 75360 - 74550.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ ۔ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۰۱۴۳

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: گرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز، مدینہ میدان روڈ ۔ سعید مارکیٹ ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس (کسنڈی) فون نمبر: 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ڈولک الیکٹرانکس
انڈسٹریل ... اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- جو بڑے ہیں وہ چھوٹوں پر رحم کریں نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم نادانوں کو نصیحت کریں نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر غریبوں کی خدمت کریں نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558.
BANGALORE - 2

حیدرآباد میں فون نمبر: 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمدیہ ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۱۲۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گوند تیار کرنے والے

پتہ
نمبر ۴-۲-۴/۲ متصل کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر: 42916

"یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے!"
(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر یا پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!